ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور (پاکستان)

نگران اعلیٰ مفتی محمود

22/20

پاکستان کے مسلمان اسرائیلی جارحیت کا مقابلہ کریں گے!

وزارت سے سبکدوش ہونے کے بعد محمد زمان خان اچکزئی ...

۱۸ مئی تا ۲۵ مئی ۶۹ء
۱۹ تا ۲۶ جمادی الثانی ۹...

... جمعیتہ علماء اسلام پاکستان

قیمت ڈیڑھ روپیہ — شمارہ ۲۰

قیادت میں کل ...
نظر میں آج کے سب ...
ہے کہ اسلامی قوتوں کو تو تکار کی بھینٹ چڑھ...

کیا تجھے ابن قاسم کا شیدا کہوں؟

کس کو ادنیٰ کہوں کس کو اعلیٰ کہوں
کس کو بندہ کہوں کس کو آقا کہوں

غیر کس کو کہوں کس کو اپنا کہوں
کون ہے وہ جسے میں شناسا کہوں

اچھے اچھوں نے چرکے دئے ہیں مجھے
سوچتا ہوں کسے اب میں اچھا کہوں

شہر میں جو ملا، فیصلہ یہ کیا!
تن کا اُجلا کہوں من کا کالا کہوں

اب وہ چھوٹے بڑے کا زمانہ نہیں
ہے بڑا کون اور کس کو چھوٹا کہوں

اے مرے دَور کے نوجواں سچ بتا
کیا تجھے ابن قاسم کا شیدا کہوں؟

تجھ کو غزنی کے محمود سے پیار ہے
میرا کیا منہ ہے میں تجھ کو چھَیلا کہوں

ہر طرف شورِ دانش و بینش ہے دوست
کون نادان ہے کس کو دانا کہوں

زندگی کی رمق جن میں باقی نہ ہو
کیسے ان کو بتاؤ میں زندہ کہوں

جن سے انسانیت مانگتی ہو پناہ
ان کو انساں کہوں یا درندہ کہوں

اک زمانے سے ہے یہ مری آرزو
بحر کو بحر دریا کو دریا کہوں

جب پریشان ہوتا ہوں حالات سے
سوچتا ہوں کبھی خود کو پگلا کہوں

حالِ اکرام شیریں بیانوں کا؟ اُف!
کس کو خنجر کہوں کس کو دشنہ کہوں

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جلد نمبر ۲۲ شمارہ نمبر ۲۰

جُمعۃ المبارک ۱۸ رمئی ۷۹ء ۲۱ جمادی الآخر ۹۹ھ

سرپرست

مولانا عبیداللہ انور

مدیر

اکرام القادری

مدیر معاون

عمیر الہاشمی

بدلِ اشتراک

سالانہ ۶۵ روپے

ششماہی ۳۳ روپے

سہ ماہی ۱۷/۰۰ روپے

فی پرچہ

ایک روپیہ پچاس پیسے

یکے از مطبوعات

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

انتخابی تیاریاں

صدرِ پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے اپنے دورۂ کوئٹہ میں پشین کے مقام پر عوام کے ایک نمائندہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ایک مرتبہ پھر زور دے کر کہا ہے کہ ملک میں عام انتخابات لازمی طور پر ۱۷ نومبر کو منعقد ہوں گے۔ صدر نے کہا کہ اب یہ فیصلہ کرنا آپ لوگوں کا فرض ہے کہ آپ کن لوگوں کو انتخابات میں منتخب کرتے ہیں۔ صدر نے کہا کہ اگر اسلامی ذہن رکھنے والوں کو منتخب نہ کیا گیا تو پوری قوم کو اس کا خمیازہ بھگتنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے ۹۹ فی صد عوام اسلامی نظام کا نفاذ چاہتے ہیں۔

صدر کے حالیہ اعلان کی روشنی میں اب سیاسی جماعتوں کو چاہیے کہ وہ شک و شبہ اور گومگوں کی دلدل سے نکل کر عام انتخابات کی تیاریوں میں مصروف ہوں اگر سیاسی جماعتیں بدستور تشکیک و تشتت کا شکار رہتی ہیں۔ اور انتخابی تیاریاں نہیں کرتیں تو اس کے نتائج جس قسم کے ہوں گے وہ اظہر من الشمس ہیں۔

صدر نے عوام سے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ وہ عام انتخابات میں اسلامی ذہن رکھنے والوں کو منتخب کریں گے اور واقعہ بھی یہ ہے کہ ملک کی ۹۹ فی صد اکثریت ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ چاہتی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس حقیقت کا اعتراف کرنے میں بھی کوئی باک محسوس نہیں کرنا چاہیے کہ عوام کی اکثریت کا ایک حصہ بعض موقعوں پر خوش نما اور نظر فریب نعروں کے چکر میں آجاتا ہے جیسا کہ ۷۰ء کے انتخابات میں ہوا کہ پنجاب اور سندھ کی ایک غالب اکثریت نے ایک ایسی پارٹی کے افراد کو منتخب کیا جو روٹی کپڑا اور مکان کا مسحور کن نعرہ لگا رہی تھی۔

لگی لپٹی رکھے بغیر اگر حقیقت سے چشم پوشی نہ کی جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ عوام کی ضرورتوں اور پریشانیوں کے دوش بدوش لوگوں کے مبتلائے فریب ہو جانے کی ایک بہت بڑی بلکہ سب سے بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ اسلامی نظام کے نفاذ کی داعی جماعتیں اور اسلامی نظام کی برکات کا راگ الاپنے والے رہنما بعض معمولی ذاتی رنجشوں کی وجہ سے ایک دوسرے کے درپہ آزار ہو جاتے ہیں اور اس معمولی رنجش کا انتقام لینے کے لیے میدان سیاست کو بروئے کار لاتے ہیں۔ یہ لوگ معمولی تنازعات کو پھیلا کر اتنا وسیع کر دیتے ہیں کہ گویا ان کی کامیابی کی کلید ہی یہ ہے کہ اپنے ان حلیفوں کو نیچا دکھایا جائے جن کی قیادت میں کل تک وہ کام کرتے رہے ہیں کل کے حلیف ان رہنمایانِ "سبک رفتار" کی نظر میں آج کے سب سے بڑے حریف ہیں۔ ان رہنماؤں کا شبانہ روز مشغلہ ہی یہ رہ گیا ہے کہ اسلامی قوتوں کو تو تکار کی بھینٹ چڑھا دیا جائے اور ہر مرحلہ پر انہی قوتوں پر کیچڑ اچھالا جائے

پبلشر مولانا عبیداللہ انور، پرنٹر [illegible] لاہور

جو قدرتی اور منطقی طور پر آج بھی ان کے حلیف ہیں۔

بہ ایں ہمہ صدر مملکت کی حالیہ تقریر کے پس منظر میں ہم توقع رکھتے ہیں کہ اسلامی نظام کے نفاذ کی علمبردار جماعتیں باہم دست و گریبان ہونے کی بجائے آپس میں سر جوڑ کر مل بیٹھنے کی کوشش کریں گی۔ خدانخواستہ اگر اس مرتبہ بھی ۷۰ء کے انتخابات کی طرح اسلامی قوتیں مختلف ٹکڑیوں میں منقسم رہیں تو عام ت کے نتائج ۷۰ء کے انتخابات سے مختلف نہیں ہوں گے۔ اور اس کی تمام تر ذمہ داری ان جماعتوں اور ان رہنماؤں پر ہو گی جنہوں نے تحریک نظام مصطفیٰ میں قوم کے نوجوانوں بوڑھوں، ماؤں اور بہنوں کو اسلام کے نام پر اپنا گرم گرم خون بہانے کی تلقین کی اور جب قوم کی عدیم المثال قربانیوں کے نتیجہ میں اسلامی نظام کے نفاذ کا سب سے بڑا سنگ گراں خود اپنی ہی کرنیوں کی پاداش میں چکنا چور ہو گیا تو قوم کو فرقہ وارانہ علاقائی اور لسانی کھیکھڑوں میں پھنسانا شروع کر دیا اور اسی پلیٹ فارم کو طنز تعریض کا نشانہ بنانا شروع کر دیا جس پر کھڑے ہو کر یہ جماعتیں اور رہنما مخالف اسلام قوتوں پر نشانہ لگا رہے تھے۔

صدر نے سو فی صد درست کہا ہے کہ اگر اسلامی ذہن رکھنے والے لوگ منتخب نہ کئے گئے تو اس کا خمیازہ پوری قوم کو بھگتنا ہو گا اور قوم کسی فرقہ اور کسی ایک علاقہ و خطہ کے بسنے والے اور کسی ایک زبان بولنے والے لوگوں کا نام نہیں بلکہ قوم اسلامیان پاکستان کا نام ہے جو مختلف خطوں میں رہنے مختلف بولیاں بولنے اور مختلف جماعتوں سے تعلق رکھنے کے باوجود ایک قوم ہیں۔

سیر کائنات

عبد الصمد صارم الازہری

ہماری اس کائنات میں بہت سے عالم آباد ہیں اور کچھ عالم اس سے بھی ماوراء ہیں جیسے عالم لاہوت و عالم ملکوت۔ عالم لاہوت ہماری عقل و فہم سے بالا تر ہے۔ کچھ پتہ نہیں وہ عالم کیسا ہے بس جو کچھ چند ایک برگزیدہ ہستیوں نے ہمیں بتا دیا ہے وہی ہم جان سکے ہیں۔ اس کی ذات کیسی ہے معلوم نہیں البتہ اس کی چند ایک صفات کے بارے میں ہمیں معلوم ہے اور یہ علم بھی نا تمام ہے۔

ایک عالم ملکوت ہے۔ اس کے متعلق بھی ہمارا علم بہت ہی معمولی ہے۔ کسی کو معلوم نہیں کہ کل فرشتے کتنے ہیں اور وہ کیا کیا کام انجام دیتے ہیں چند ایک فرشتوں کا حال معلوم ہے باقی کا نہیں، کہتے ہیں کہ وہ نور سے بنے ہیں، وہ نور کیسا ہے اور کس میں کس درجہ ہے اور کس صورت میں ہے ہمیں معلوم نہیں کل ستارے کتنے ہیں اور کیا خدمت انجام دیتے ہیں۔ رُوح کیا ہے اور عالم ارواح کا کیا طور ہے ہمارے علم میں نہیں۔ ہم نور اور روح کی حقیقت سے واقف نہیں، بطور ظن و تخمین کے کچھ جانتے ہیں۔

ایک عالم ناسوت ہے یعنی ہمارا اپنا عالم، اس کے بارے میں ہم بہت کچھ جانتے ہیں لیکن اگر مذہبی اعتقادات کو بالائے طاق رکھ دیا جائے تو ہم نہیں بتا سکتے کہ ہماری ابتداء کیا ہے اور انتہا کیا، جتنے منہ اتنی باتیں۔ پتہ نہیں ہم بندر کی اولاد ہیں یا چھپکلی کی، مرنے پیچھے زندہ رہیں گے یا نہیں، کہاں سے آئے اور کہاں جائیں گے کچھ خبر نہیں۔ ایک کارواں ہے جو نہ معلوم کب سے چلا آ رہا ہے اور کدھر جا رہا ہے۔ بہر حال یہ عالم بھی عجیب و غریب ہے اور دو قسم پر منقسم ہے مرد اور عورت اور ہر قسم کے عجیب و غریب اطوار و عادات ہیں پھر ان دونوں کی زندگی کے تین دور ہیں، طفولیت، شباب اور شیخوخت اور ہر دور کے حالات ایک دوسرے سے یکسر جداگانہ ہیں۔ مزے کی بات یہ کہ برسوں سے سب ایک ساتھ رہتے ہیں اور پھر بھی ایک دوسرے سے پوری طرح واقف نہیں ہیں۔ علم النفس نے چند ایک حقائق کا اظہار کیا ہے تو ایک دوسرے کو کچھ کچھ پہچاننے لگے ہیں ورنہ ایک دوسرے سے بالکل جداگانہ سے تھے، ابتداء عالم سے لے کر ڈیڑھ دو ہزار سال پہلے سے مرد، عورت کو انسان ہی نہیں سمجھتا تھا۔ جانوروں کی طرح اسے اپنی ملکیت سمجھتا تھا زندہ دفن کر دیتا تھا، فروخت کر دیتا یا جوئے میں لگا دیتا تھا، جیسے گھر کے مال و اسباب میں تصرف کرتا تھا ایسے ہی اس کے بارے میں تصرف کرتا تھا۔

ایک عالم صموت ہے، یعنی نہ بول سکنے والوں کا عالم، اس میں حیوانات، نباتات اور کائنات کی دوسری چیزیں شامل ہیں، یہ عالم بھی دو قسم کا ہے بعض وہ جو مختلف قسم کی آوازیں نکال سکتے ہیں اور بعض وہ جو بالکل خاموش ہیں یہ عالم ہمارے عالم سے نا آشنا ہے جیسے ہم عالم لاہوت و ملکوت سے نا آشنا ہیں، حیوانات ہمارے بارے میں کچھ تھوڑا سا علم رکھتے ہیں جیسے ہم عالم ملکوت کے بارے میں تھوڑا بہت جانتے ہیں، باقی عالم بے خبر سا ہے، نباتات کو کچھ شعور ہے، جمادات اس سے بھی محروم۔

ایک عالم حقیقت ہے یہ حواس ظاہرہ کی گرفت سے باہر ہے اسے ہم حواس باطنہ کے ذریعہ سمجھتے ہیں، کسی چیز کے خواص و اثرات ایک حقیقت ہوتے ہیں مگر وہ دکھائی نہیں دیتے سچائی ایک حقیقت ہے مگر دکھائی نہیں دیتی۔ اس طرح کی لاتعداد چیزیں، مفہوم، معانی اور حقائق ہیں جنہیں ہم مانتے تو ہیں مگر نہ دیکھ سکتے ہیں نہ چھو سکتے ہیں نہ سونگھ سکتے ہیں۔

ایک عالم خیال ہے۔ یہ عالم حقیقت سے گھٹیا ہے، ایک شخص رات کی تاریکی میں کسی ان ہونی چیز سے ڈر جاتا ہے، حقیقت کچھ نہیں ہوتی محض خیال ہی ہوتا ہے۔ جب ہم سو جاتے ہیں تو عالم خیال کی سیر کرتے ہیں۔ شاعر اپنی قوت متخیلہ سے عجیب عجیب اوندھے سیدھے معانی پیدا کرتا ہے اور فلسفی خیالی گھوڑے دوڑا کر حقائق تک پہنچنا چاہتا ہے۔

ایک عالم نفس ہے جو انسانوں، حیوانوں اور درختوں وغیرہ کو مختلف حرکات کرنے پر مجبور کرتا ہے، رونق عالم اسی سے ہے، گناہوں کی بستیاں اسی سے آباد ہیں، قید خانے عدالتیں، دشمنی و دوستی اسی کا شاخسانہ ہیں۔ مساجد و منادر اسی سے آباد ہیں، ایک حیوان حیوان کی جان کے درپے اور ایک درخت دوسرے درخت کا نشوونما اسی سے ہے اگر یہ نہ ہوتا تو عالم ملکوت، ناسوت و صموت میں بالکل خاموشی ہوتی۔

ایک عالم طاغوت ہے جس میں شیاطین جن و انس بستے ہیں اور طرح طرح کی شرارتیں کرتے یا کراتے رہتے ہیں۔ ہمیں ان کا بھی بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔ یہ عالم چاہے تو جو شکل پسند کرے اختیار کر لے، عالم ناسوت شکل پابند ہے عالم صموت بھی قید صورت سے مقید ہے، عالم حقیقت و خیال و نفس کو شکل اختیار نہیں کر سکتے، الغرض ان گنت عالم ہیں جن کا ہمیں کوئی علم نہیں۔ فالحمد للہ رب العالمین

اسلام دشمن عناصر فرقہ واریت کے ذریعے اسلامی نظام کی جدوجہد کو سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں

نظام مصطفےٰ کانفرنس مذہبی اتحاد کے لیے سنگِ میل ثابت ہوگی : مولانا درخواستی مدظلہ

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے امیر مولانا عبداللہ درخواستی نے لاہور میں ہونے والی "نظام مصطفےٰ کانفرنس" کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس کانفرنس میں جہاں تمام مکاتب فکر کے علماء کو مل کر بیٹھنے کا موقع ملے گا۔ وہیں مذہبی اتحاد کے لیے بھی سنگ میل ثابت ہوگی۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ پاکستان کے عوام پورے ایمانی جذبہ کے تحت اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ قوم نے ہر موقع پر اسلام کے لیے قربانی دی ہیں۔ اور آئندہ بھی کسی صورت میں اس سے گریز نہیں کریں گے انہوں نے کہا دین اسلام ایک انقلابی نظام ہے اور حیات انسانی کے ہر شعبہ پر حاوی ہونے کی وجہ سے یہ نظام دوسرے نظاموں سے ممتاز ہے۔ مولانا درخواستی نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام اسی پروگرام کی حامل تنظیم ہے یہ شاہ ولی اللہ کی تحریک انقلاب کی ایک کڑی ہے۔ اور یہ وہ واحد جماعت ہے جو سیاست کو دین کے تابع رکھتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کسی جماعت کی زندگی کو اس کی تنظیمی صلاحیتوں سے جلا ملتی ہے۔ اسی لیے کارکنوں کو چاہیے کہ وہ تنظیمی معاملات پر زیادہ توجہ دیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام دشمن عناصر فرقہ واریت کے ذریعے اسلامی نظام کی جدوجہد کو سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ اپنے مذموم مقاصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہوں گے۔ انہوں نے اس بات پر یقین کا اظہار کیا کہ قومی اتحاد کی قیادت اور کارکنوں نے سابقہ جذبہ کی طرح عوامی رابطہ مہم دوبارہ شروع کی تو الیکشن میں ان کی کامیابی یقینی ہے۔ کیونکہ گزشتہ دنوں قومی اتحاد کے قائدین نے ملک کے کچھ حصوں کا دورہ کیا تو عوام نے بڑی گرمجوشی سے ان کا خیر مقدم کیا۔

پاکستان کشمیری عوام کے حق خودارادیت کے تاریخی موقف سے پیچھے نہیں ہٹے گا :— مولانا محمد اجمل خان

جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد اجمل خان نے ایک بیان میں اسلامی ملکوں کی وزراء خارجہ کانفرنس میں پاکستانی وفد کے لیڈر اور امور خارجہ کے مشیر جناب آغا شاہی کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا ہے کہ پاکستان کشمیری عوام کے حق خودارادیت کے تاریخی موقف سے پیچھے نہیں ہٹے گا اور ریاست کے عوام کے حق خوداختیاری کے حصول کے لیے جدوجہد جاری رکھے گا انہوں نے کہا کہ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں اور بین الاقوامی رائے عامہ کی حمایت کے باوجود ہندوستانی حکومت مسئلہ کشمیر کو حق خوداختیاری کی بنیادوں پر حل کرنے میں پس وپیش کر رہی ہے انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ کی بنیاد پر بھارت اور پاکستان میں ہمیشہ سے کشیدگی چلی آرہی ہے اس کشیدگی کو ختم کرنے اور برصغیر جنوب ایشیاء میں پائیدار امن قائم کرنے کے لیے مسئلہ کشمیر کا منصفانہ بنیادوں پر حل ضروری ہے انہوں نے کہا کہ یہ حقیقت سامنے رہنی چاہیے کہ کشمیر کا مسئلہ دو ملکوں کے مابین علاقائی تنازعہ کی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ ۸۰ لاکھ کشمیریوں کی آزادی کا مسئلہ ہے اور موجودہ حکومت نے اس مسئلہ پر نہایت جاندار موقف اختیار کیا ہے انہوں نے کہا کہ بھارتی حکمرانوں کا خیال ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ مسئلہ ختم ہو جائے گا اور ۸۰ لاکھ کشمیری اپنے جائز حق سے دستبردار ہو جائیں گے انہوں نے کہا کہ یہ بھارت کی خام خیالی ہے اتنی اہم مسئلہ سے جس کا تعلق ۸۰ لاکھ کشمیریوں کی آزادی سے ہے صرف نظر نہیں کرنا چاہیے انہوں نے کہا کہ اس طرح سے مسائل کو دبانا اور حقائق و واقعات کو جھٹلانا ایک ایسے ملک کو زیب نہیں دیتا جو اپنے آپ کو جمہوریت اور سیکولرازم کا چیمپئن کہتا ہے۔ انہوں نے بھارت کے حکمرانوں کو خبردار کیا ہے کہ اگر وہ حقیقت کو اس طرح سے فراموش کرتے رہے تو ایک دن یہ چنگاری جسے دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے شعلۂ جوالہ بن سکتی ہے جو اس پورے خطہ کے لیے چیلنج بن جائے گی۔

انتظامیہ کو مؤثر اور فعال بنایا جائے

قاری نور الحق قریشی

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان پنجاب کے جنرل سیکرٹری قاری نور الحق قریشی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان میں نظام مصطفےٰ کے نفاذ کی تکمیل کے لیے ملک کی انتظامیہ کو مؤثر اور فعال بنایا جائے تاکہ سالوں بعد اسلامی نظام کے نفاذ کا تجربہ کامیاب ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے عوام میں یہ احساس پایا جاتا ہے کہ افسر شاہی اور انتظامیہ ان کے مسائل کی طرف کوئی توجہ نہیں دے رہی اور روزمرہ کی اشیاء کی فراہمی اور اس کی تقسیم کے سلسلہ میں بے قاعدگیوں سے عوام بے حد پریشان ہیں انہوں نے کہا کہ لوگوں کے اندر اعتماد بحال کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ملک میں صاف ستھری انتظامیہ مہیا کی جائے جو خلوص دل سے عوام کے مسائل حل کرے انہوں نے کہا کہ ملک میں انتہا پسند کمیونسٹ اور اسلام دشمن عناصر اس بات پر تلے ہوئے ہیں کہ ملک میں انتشار برپا کر کے اسکی سالمیت کو ختم کیا جائے اور اسلامی نظام کے نفاذ کے تجربہ کو ناکام بنا دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ افسر شاہی کا طریق کار اور عوام کے مسائل سے پہلوتہی اور غفلت کی نازک صورتحال ملک و ملت کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ موجودہ حالات کے پیش نظر آپس کے باہمی اختلافات کو چھوڑ کر ملک کے وسیع تر مفاد کی خاطر ایک بار پھر متحد ہو جائیں اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی پیدا کر کے اسلام دشمن طاقتوں کے عزائم خاک میں ملا دیں انہوں نے کہا کہ اتحاد ایک ایسی قوت ہے جس سے طاغوتی طاقتوں کو ملیامیٹ کر کے وطن عزیز میں اسلام کا بول بالا کیا جا سکتا ہے اور باہمی اتحاد و استحکام کے طفیل اسلامی معاشرے کے قیام کا مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔

پاکستان کے مسلمان اسرائیلی جارحیت کا مقابلہ کریں گے

مولانا مفتی محمود

پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود جو آجکل عرب ممالک کے دورہ پر ہیں آج کویت پہنچے کویت کے ہوائی اڈہ پر وزارت اوقاف کے سیکرٹری حمدان وزارت کے دیگر اعلیٰ حکام اور کویت میں پاکستانی سفیر اور دیگر افسران نے ان کا استقبال کیا۔ یہ تفصیلات آج یہاں ٹیلی فون پر موصول ہوئیں۔ کویت میں انہوں نے وزیر اوقاف یوسف الحجی اور وزیر عدل عبداللہ المفرح سے ملاقات کی۔ مولانا مفتی محمود آج کویت کے وزیر اعظم سے ملاقات کریں گے۔ یہاں کویت میں انہوں نے ہفت روزہ "المجتمع" کو انٹرویو دیا اور ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا انہوں نے عرب برادر عوام کو پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ کیا اور اپنے ملک کی سیاسی صورتحال پر روشنی ڈالی انہوں نے بتایا کہ پاکستان کے عوام اسلامی نظام کے نفاذ کا قطعی فیصلہ کر چکے ہیں اور اس بارے میں وہاں کے مسلمانوں میں مکمل ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے عالم اسلام کے اتحاد پر زور دیا اور کہا کہ پورے عالم اسلام کو اسلامی نظام کے نفاذ میں پاکستان کی تقلید کرنی چاہیے انہوں نے عرب عوام کے خیر سگالی کے جذبات اور اسلامی قوانین کے نفاذ کے سلسلہ میں پاکستان کے ساتھ بھرپور تعاون کا شکریہ ادا کیا اور انہیں یقین دلایا کہ پاکستان کے مسلمان اسرائیلی جارحیت کے مقابلہ میں عربوں کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ مولانا مفتی محمود ۸ مئی تک سعودی عرب میں مقیم رہے جہاں انہوں نے عمرہ ادا کیا۔ سعودی عرب کے علمی اور سیاسی حلقوں نے ان کا زبردست خیر مقدم کیا ہے۔ مولانا مفتی محمود نے مدینہ یونیورسٹی کے طلبہ کے ایک بہت بڑے جلسہ سے خطاب کیا۔ مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے مفتی محمود کے اعزاز میں استقبالیہ دیا انہوں نے مدینہ منورہ کے استغاثیہ کے زعماء سے ملاقات کی اور وہاں ایک جلسہ سے خطاب کیا اس قسم کی ایک تقریب مسجد الخلیل مدینہ منورہ میں ہوئی۔

مولانا مفتی محمود نے جامعہ ملک عبدالعزیز مکہ مکرمہ اور جامعہ ملک عبدالعزیز جدہ کے طلبہ کے بڑے اجتماعات سے خطاب کیا اور بین الاقوامی صورتحال پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

انہوں نے اپنے دورہ کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب کے عوام پاکستان کے برادر مسلمانوں کے لیے محبت اور ہمدردی کے جذبات رکھتے ہیں انہوں نے کہا کہ عرب بھائیوں نے جو ہمارا والہانہ خیر مقدم کیا وہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ وہ اسلامی قانون کے نفاذ میں ہماری جدوجہد کی قدر کرتے ہیں اور جو لوگ اس راہ میں رکاوٹ بنے ہیں عرب بھائیوں کے دلوں میں ان کے لیے کوئی ہمدردی نہیں مکہ مکرمہ میں امام کعبہ نے مولانا مفتی محمود کے اعزاز میں استقبالیہ دیا جس میں وہاں کے علماء اور شیوخ نے شرکت کی اس کے بعد مولانا مفتی محمود نے ریاض میں شاہ خالد سے تفصیلی ملاقات کی اور بین الاقوامی معاملات اور پاکستان کی سیاسی صورتحال سے ان کو اپنے خیالات سے آگاہ کیا شاہ خالد نے پاکستان کے عوام کو اسلامی نظام کے نفاذ پر مبارکباد دی اور مولانا مفتی محمود کی قائدانہ صلاحیتوں کو سراہا۔

ریاض میں انہوں نے ممتاز عالم دین شیخ عبدالعزیز بن باز سے ملاقات کی مولانا مفتی محمود آجکل کویت میں ہیں جمعہ کے دن متحدہ عرب امارات کے دورہ پر ابوظہبی پہنچے اور مولانا مفتی محمود، متحدہ عرب امارات کے سربراہ شیخ زید بن سلطان النہیان سے ملاقات کریں گے۔ مولانا مفتی محمود کا یہ دورہ اندازے کے مطابق ہفتہ یا اتوار تک اختتام تک پہنچ جائے گا اور وطن واپس آئیں گے۔

انہوں نے ایک پیغام میں جمعیۃ علماء اسلام اور پاکستان قومی اتحاد کے کارکنوں کو تلقین کی کہ وہ آئندہ آنے والے انتخابات کی بھرپور تیاریاں کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک اور قوم کو اتحاد، یگانگت، اخوت اور مروّت کی جتنی ضرورت ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہم مشترکہ قوت کو بروئے کار لا کر ہی ملک کی کشتی کو طوفان بلاخیز سے نکال کر ساحل مراد تک پہنچا سکتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ قومی اتحاد کے کارکنوں کو چوکنا رہنے کی ضرورت ہے اور اسلامی نظام کے مکمل نفاذ تک شبانہ روز جدوجہد کرتی چاہیے۔

انہوں نے کہا کہ پورا عالم اسلام پاکستان کے بارے میں خیر خواہانہ اور ہمدردانہ جذبات سے سرشار ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ پاکستان میں جلد از جلد مکمل اسلامی نظام کے نفاذ کی بہار آجائے انہوں نے کہا خاص طور پر سعودی حکومت اور اس کے سربراہ شاہ خالد کی یہ دلی خواہش ہے کہ پاکستان اسلام کا مضبوط قلعہ بن جائے۔

انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کو خاص طور پر تلقین کی کہ وہ اپنی صفوں کو درست کریں اور زیادہ سے زیادہ اہل وطن کو اسلامی نظام کی برکات سے روشناس کرائیں۔

ہمارے اسلاف اور ان کے مجاہدانہ کارنامے

ہمارے اسلاف کے مجاہدانہ کارناموں کا تاریخ پر، بنی نوع انسان پر اور خصوصاً آنے والی نسلوں پر اتنا بڑا احسان ہے کہ اگر انسان میں انسانیت کا جوہر موجود ہو تو اس عظیم احسان سے تا قیام قیامت سبکدوش ہونا ناممکن ہے۔ ہمارے اسلاف نے سلف صالحین کی کامل اتباع میں ایسے محیر العقول جراءت مندانہ کارنامے انجام دیئے ہیں جو آج حقیقت ہونے کے باوجود بھی بار لوگوں کو افسانہ ہی معلوم ہوتے ہیں احقر راقم نے اپنے اسلاف کے چند کارناموں کا تعارف سابقہ شمارہ میں پیش خدمت کیا تھا آج بھی ان کی عظمت کے چند کارنامے حاضر خدمت ہیں۔ ان حضرات کو حاشَ لِلّٰہِ ماھٰذا بَشَراً اِنْ ھٰذا اِلّا مَلَکٌ کریمٌ کہنا تو نادانی کے مترادف ہے البتہ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویمٍ کے یہ بزرگ حقیقی مستحق اور عملی یادگار ہیں انسانیت کا وہ کون سا جوہر ہے جو یہاں نہ ملتا ہو ویسے بظاہر تو بقول شیخ التفسیر الامام حضرت مولانا لاہوریؒ "نوع انسانی کے سب افراد ایک ہی صورت لے کر دنیا میں آتے ہیں اور اپنے اپنے اعمال ہی کے مدارج کے لحاظ سے مختلف حیثیتیں پاتے ہیں اگر آپ غور سے دیکھیں گے تو عام انسانوں کے دو ہاتھ، دو پاؤں، دو آنکھیں ایک ناک اور قد سیدھا آپ کو نظر آئے گا اس کے بعد اعمال ہی کے لحاظ سے ایک مقبول دوسرا مردود ایک محبوب دوسرا مبغوض ایک مرحوم دوسرا ملعون ایک جنت کا وارث دوسرا جہنم کا ایندھن بن جاتا ہے اور ان مراتب کا امتیاز فقط اعمال ہی پر موقوف ہے (خطبات مولانا لاہوریؒ حصہ اول)

ابتداء کائنات سے دو گروہ چلے آ رہے ہیں یعنی (۱) عباد الرحمٰن اور (۲) عباد الشیطان جن کا دوسرا نام سعید اور شقی بھی مشہور ہے قرآن کریم نے ان دونوں گروہوں کو اپنے اپنے نتائج سے آگاہ اور خبردار کرتے ہوئے واضح طور پر اپنے اپنے انجام سے بایں الفاظ نوٹس دے رکھا ہے "فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر پ۲۵ یعنی ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک انبوہ جہنم میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مجبور محض پیدا نہیں بلکہ ان کو اختیار دے رکھا ہے کہ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر جو کوئی چاہے مانے اور جو کوئی چاہے نہ مانے زمانے میں خداوند تعالیٰ کی طرف سے سچی باتیں سنا دی گئی ہیں کسی کے ماننے نہ ماننے کی کچھ پرواہ نہیں جو نفع نقصان ہوگا انسان کا اپنا ہی ہوگا ماننے والے نہ ماننے والے اپنا انجام ابھی سے سوچ لیں پھر عباد الرحمٰن اور عباد الشیطان یعنی سعید اور شقی کی پہچان کے اوصاف واضح کر دیئے گئے ہیں ان اوصاف کی روشنی میں جب ہم اپنے اسلاف کا ذکر جمیل ان کی سیرتوں میں دیکھتے ہیں تو الحمد للہ ہمارے سر فخر سے اونچے ہو جاتے ہیں کہ ؏

کعبہ سے ان بتوں کو بھی نسبت ہے دور کی

اہل حق کے زمرہ میں شریک رہنا بھی ایک بڑی سعادت ہے اس لیے اسلام میں اجتماعیت کو بڑی اہمیت دی گئی ہے اور انفرادیت کی مذمت میں احادیث مبارک میں مثالیں دیکر اس کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مقدس ہے کہ اگر تم صرف دو تین آدمی بھی کسی سفر پر جاؤ تو ایک کو اپنا امیر بنا لو علماء دیوبند نے بھی اسی اسلامی اصول کو اپنا کر مخالفین اسلام کو اپنے مذموم عزائم میں بھرپور شکستیں دی ہیں اور اب بھی لادین عناصر کی سرکوبی کے لیے اہل حق کی بھرپور اجتماعیت کی شدید ترین ضرورت ہے جس کی مثال حضرت الامام الشیخ مولانا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے موجودہ جمعیۃ علماء اسلام کے قیام واقع ملتان میں اپنے خطبۂ صدارت میں یوں دی تھی کہ ایک، ایک ہی ہے اگر ایک پر صرف ایک صفر بڑھا دی جائے تو دس بن جاتے ہیں ایک اور صفر لگا دینے سے ایک سو مزید ایک اور لگانے سے ایک ہزار بعینہ اسی طرح اب پہلے سے بھی زیادہ ضرورت ہے کہ اپنے اسلاف کے عین نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلامی اجتماعیت کا خوب مظاہرہ کیا جائے اپنے اسلاف کرام کو خراج عقیدت یا خراج تحسین و تکریم پیش کرنے کا سب سے عمدہ اور صحیح طریقہ یہی ہے جب دین و اسلام کے دشمن مجتمع ہو رہے ہیں تو اہل اسلام اہل حق جن کی جڑیں ایک ہی شجر سے وابستہ ہیں اپنی اپنی شاخیں علیحدہ کس طرح بچا سکتے ہیں؟ اگر کوئی نوشتۂ تقدیر پڑھنے سے بھی عاجز ہے تو نوشتۂ دیوار تو ضرور پڑھ لیجئے جو کہ اب ہر آدمی کے سامنے موجود ہے اللہ تعالیٰ تو بادشاہ ہے وہ جب دیکھتا ہے کہ انسانوں میں کفر کے خلاف لڑنے کی ہمت اور جراءت نہیں ہے تو ابابیلوں سے بھی اہل باطل کو شکست فاش دلا کر حجت قائم کر دیتا ہے بقول محترم قائد جناب ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری رحمۃ اللہ علیہ

"خدا جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے وہ جس سے جو کام چاہے لے لیتا ہے وہ قادر مطلق ہے چاہے تو تنکے سے شمشیر کا کام لے لے اس کے کاموں میں کسی اور کا دخل نہیں ہوتا، اگر تھوڑا سا فکر کیا جائے تو انگریز کے مقابل ظاہری طور پر علماء دیوبند بھی ابابیل سے زیادہ طاقتور نہیں تھے مگر قدرت نے انکو ایمانی جراءت سے لیس فرما کر انگریز سے لڑا دیا اور پھر دنیا نے دیکھ لیا کہ جو تحریک حضرت شاہ ولی اللہ رح نے قائم فرمائی تھی اس کے مومن مسلمان سپاہیوں نے کس طرح اپنے ایمان کے جوہر دکھائے اور بارگاہ الٰہی میں اپنی پیاری جانوں کا نذرانہ پیش کیا اس نعرہ وار مشتے نمونہ ملاحظہ فرما کر ان کے کارناموں سے سبق حاصل کر کے خود بھی میدان کارزار میں اللہ کا قانون نافذ کرانے کے لیے اپنی اپنی قربانی پیش کیجئے ؎

اٹھو زمانے کی روایات بدل ڈالو
اور پھر سے رُخِ گردش حالات بدل ڈالو
اور ملک کے کونے کونے میں اعلان کر دو کہ ؎
مسجد و منبر و محراب سے وابستہ رہو
اللہ سے بگڑو گے تو حالات بگڑ جائینگے
ہم کو نہ چھیڑو ہم سے نہ ٹکراؤ
آگ بھڑک اٹھے گی جذبات مچل جائینگے

مقصد اس وقت بھی تحریک احیاء دین تھا اور مقصد آج بھی اسی طرح احیاء دین ہی ہے اس وقت تو کام کرنا بھی مشکل ہی تھا مگر الحمد للہ آج جنرل ضیاء الحق جیسے اسلامی ذہن و فکر کے سربراہ مملکت ہونے کی وجہ سے کام کرنے کے لیے کافی آسانی ہے اب اپنے اسلاف کی مشکلات کے باوجود ان کے مجاہدانہ کارناموں کو ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت مولانا محمد جعفر صاحب مرحوم فرماتے ہیں کہ یہ ایسا وقت تھا کہ اگر کوئی شخص ہمارے واسطے ذرا بھی کلمۂ خیر کہتا تو فوراً قید ہو جاتا تھا بیسیوں آدمی ہمارے شہر کے فقط اسی قسم کے قصوروں میں قید ہو گئے تھے کہ ان کے پاس میرا کوئی سامان نکل آیا میرے مکانات کی ضبطی اور نیلام کے بعد میرے بال بچوں کو کسی نے اپنے گھر میں رہنے کو جگہ نہ دی (تواریخ عجیب) بلکہ پشاور سے لے کر مشرقی و شمالی کنارہ بنگال تک شاید کوئی مالدار مسلمان یا مولوی و نمازی باقی رہا ہو جس کو ایک دفعہ پولیس نے پکڑ کر اس کی وسعت کے مطابق مٹھی گرم نہ کر لی ہو (تواریخ عجیب) پھر ہمارے اسلاف نے اس ظلم کو بھی برداشت کر لیا جو مولانا محمد جعفر صاحب مرحوم کی روایت سے موجود ہے کہ انگریزوں نے قبل از صدور حکم اخیر مقدمہ کے میری کل جائیداد پہلے ہی دن قرق کر لی تھی دوسرے دن خود میرے عزیزوں کو کوئی اپنے برآمدہ میں بھی کھڑا نہیں ہونے دیتا تھا۔ نیز یہ کہ مارے غضب غصہ اور تعصب کے کسی نے بھی ہماری کوئی بات نہ سنی حتیٰ کہ میری بیوی کو مع دو شیر خوار بچوں کے ہاتھ سے پکڑ کر گھر سے نکال دیا گیا (تواریخ عجیب) یہ ہے اس انگریز خونخوار کا دور جس کو آج بھی ہمارے دیہاتی سیدھے سادے لوگ عدل و انصاف کے دور سے تعبیر کرتے اور عجیب و غریب مثالیں دیتے ہیں جسے سن کر شرمندگی ہوتی ہے کہ تاریخ سے بلا ان حضرات کو کس طرح سمجھایا جائے کہ انگریز سے بڑا ظالم خدا کی زمین پر شاید کہیں ہو؟ مزید حضرت مولانا محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاندار ماضی کے جلد سوم کے آخر میں رقم طراز ہیں کہ "گشتگان خنجر تسلیم کے قصے دردناک ہیں مگر مختصر کسی کو چند سیکنڈ یا منٹ لگے اور کسی کو چند گھنٹے بہت سے بہت چند دن خون آلود زخمیوں کی اذیت برداشت کر کے عالم بقا کی راہ اور دعاء مغفرت کے مستحق ہو گئے رضی اللہ عنہم لیکن وہ گرفتاران بلا جو داغ ناکامی کے ساتھ گرفتار ہوئے زندگی کا آخری نصیب العین "شہادت،، بھی حاصل نہ کر سکے ان کی داستان زندگی طویل بھی ہے اور دل خراش اور حسرتناک بھی سننے کے لیے پتھر کا کلیجہ درکار ہے اور لکھنے کے لیے بھی ایسا ہی قلم چاہیے جو نا آشناء درد ہو اس سلسلہ میں مولانا عبد الرحیم صادقپوری رح کی روایت سے یہ واقعہ دل تھام کر پڑھیے ہم ہر ایک علیحدہ علیحدہ کوٹھڑی میں جس کو سنگین کوٹھڑی کہتے ہیں بند کر دیئے گئے وہ کوٹھڑی پانچ فٹ لمبی اور چار فٹ چوڑی ہو گی اور چھت اس کی نہایت بلند اور اوپر چھت کے ایک چھوٹا سا روشن دان تھا کہ آدمی اس میں سانس لے سکے وہ نہایت تنگ و تاریک تھی ان کوٹھڑیوں میں ہم تقریباً ڈھائی تین مہینے رہے، شب و روز میں صرف ایک بار ان کا دروازہ کھلتا تھا ایک جمعدار تین سپاہی اور ان کے ساتھ ایک باورچی کہ جس کے ہاتھ میں روٹیاں اور دال ہوتی اور ایک سقہ جس کی مشک میں پانی ہوتا اور ایک بھنگی ہاتھ میں گملا لیے ہوئے آتا وہ ہر ایک کوٹھڑی کھولتا باورچی دو روٹیاں اور کچھ دال دے دیتا اور سقہ ایک کوزہ پانی دے دیتا اور بھنگی گملا صاف کر دیتا اور پھر یہ لوگ ۲۴ گھنٹے کے لیے غائب ہو جاتے یہ تو رہائش کی کیفیت تھی اب خوراک کی کیفیت بھی ملاحظہ فرمائیے مولانا عبد الرحیم صاحب رح کی ہی روایت ہے کہ "اس قدر بھوک کا غلبہ ہم سب لوگوں کو رہتا کہ دو روٹیاں (شب و روز میں) سرکار سے ملتی تھیں ان کے کھانے سے بھی یہ نہیں معلوم ہوتا تھا کہ کچھ کھایا بھی ہے یا نہیں جیل میں جس قدر گھاس تھی مع بیخ (جڑ) اکھاڑ کر قیدی چٹ کر گئے ہر طرف سے الجوع الجوع (ہائے بھوک ہائے بھوک) کا شور تھا بہر حال مصائب کے تو بہت بڑے نمونے مختلف تاریخی کتب میں مرقوم ہیں مگر اسے نظر انداز کر کے اب ان بزرگوں کے صبر و استقلال کی بھی چند مثالیں اور نمونے ملاحظہ فرمائیے۔ مولانا محمد جعفر صاحب رح جن کا ذکر گزر چکا ہے کوئی معمولی آدمی نہیں تھے بلکہ آپ رح اپنے شہر کے نمبردار تھے اور با وضع رئیس آدمی تھے۔ پیشے کے لحاظ سے قانون دان تھے خود فرماتے ہیں کہ بیسیوں آدمی میری رعیت تھے اور مگر آفرین کہ نہ پہلے روز کی خوشامد اس کو رام کر سکی اور نہ ہی اگلے روز صبح سے دات گئے تک بوٹ کی ٹھوکروں، بید اور ڈنڈوں کی مار دھاڑ اس کو استقلال کے پائے استقامت میں لغزش پیدا کر سکی بلکہ ان بزرگوں نے تو سزائے موت کا بھی خیر مقدم کیا۔ تواریخ عجیب وغیرہ میں ان حضرات کے حالات تفصیل سے موجود ہیں اسی تاریخی کتاب میں مولانا تھانیسری رح کا بیان ہے کہ ۲ مئی ۱۸۶۴ء میں پھانسی کا حکم سنانے کی تاریخ سے ۱۶ ستمبر تک ہم پھانسی گھروں میں بند رہے۔ اہالیان جیل ہمارے پھانسی دینے کا سامان تیار کر رہے تھے اور ادھر ہم انگریزوں کا تماشا بن رہے تھے صدہا صاحب لوگ اور میم ہمارے دیکھنے کو پھانسی گھروں میں آتے تھے گ

بخلاف عام پھانسی والوں کے ہم کو نہایت شاداں وفرحاں پاکر یورپین زائرین بہت تعجب کرتے اکثر ہم کو پوچھتے تھے کہ تمکو بہت جلد پھانسی ہوگی تم خوشی کس واسطے کرتے ہو؟ ہم اس کے جواب میں صرف اس قدر کہہ دیتے تھے کہ ہمارے مذہب میں خدا کی راہ میں ایسے ظلم سے مارے جانے پر درجہ شہادت ملتا ہے اس واسطے ہم کو خوشی ہے اب خدا کی قدرت ملاحظہ فرمائیے یہ روایت مولانا محمد جعفر صاحب مرحوم کی ہے۔ فرماتے ہیں اب اس مقلب القلوب کی ظاہری کارروائی سنئے جب بہت سے صاحب اور میم ہم کو پھانسی گھروں میں نہایت شاداں وفرحاں دیکھ گئے تو یہ چرچا سب لوگوں میں پھیلا تب ان صاحب لوگوں نے جو ہمارے جانی دشمن تھے یہ خیال کیا کہ ایسے دشمنوں کو منہ مانگی موت "شہادت" جس کے واسطے وہ ایسے خوش ہو رہے ہیں دینی نہیں چاہیے بلکہ ان کو کالے پانی بھیج کر وہاں کے مصائب اور سختیوں سے ہلاک کرنا چاہیے چنانچہ صاحب ڈپٹی کمشنر انبالہ ۱۶ ستمبر کو پھانسی گھروں میں آئے اور چیف کورٹ کا حکم ہم کو پڑھ کر سنایا کہ تم لوگ پھانسی کو بہت دوست رکھتے ہو اور شہادت سمجھتے ہو اس واسطے سرکار تمہاری دل چاہی سزا تم کو نہیں دے گی تمہاری پھانسی کی سزا دائم الحبس (عمر قید) بعبور دریائے شور سے بدل گئی ہے (تواریخ عجیب) حضرت امیر شریعت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی جب "بغاوت جرم فرنگ" میں صرف تین سال قید کی سزا سنائی گئی تو شاہ صاحبؒ نے مسکرا کر ایک شعر فی البدیہہ کہہ کر قہقہہ لگایا کہ ؎

دار کے حقدار کو اور قید سہ سالہ لے
ہائے قسمت مشکل آساں ہوتے ہوتے رہ گئی

ایک اور اللہ والے حضرت مولانا احمد اللہ صاحبؒ کو بھی انگریز نے پھانسی اور ضبطی جائداد کا حکم سنایا گیا پھر پھانسی کو تو سزا عبور دریائے شور سے بدل دیا مگر ضبطی جائداد کا حکم بدستور باقی رہا۔ تمام جائداد قرق کر کے نیلام کر دی گئی۔ اور مکانات خالی کرائے گئے بچوں اور عورتوں کو گھروں سے نکال دیا گیا تمام سامان واسباب اور تمام کتابیں اور مسودات ضبط کر لیے گئے اور تمام مکانات مسمار کر دیئے گئے خاندانی قبرستان کھدوا کر پھینکوا دیا گیا۔ مگر اس صبر و استقلال کی مقدس چٹان میں جنبش تک نہ ہوئی ان تمام حوادثات کو حضرت مرحوم نے سنا اور خاموش رہے البتہ اپنی بیوی کو ایک خط لکھا اس کے بھی چند جملے ملاحظہ فرمائیے "ضروری لکھنا یہ ہے کہ خط سے نور چشم محمد حسن مد عمرہ کے حال انہدام دونوں مکانوں کا معلوم ہوا البتہ دل کو قلق ہوا اور صدمہ بہت گزرا کیونکہ مکان سکونت قدیم سے خصوصاً وہ مکان جس میں ذکر اللہ بہت ہوا اور کاروبار فریضہ بہت اجرا پایا ہو مومنین کو انس و محبت بطور اہل وعیال کے ضرور ہوتی ہے پھر اسی شب حضرت مرحوم کو خواب میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور نبی کریم ﷺ نے بھی آپ سے ان مکانات کے انہدام کی تعزیت فرمائی اور صبر کی تلقین فرمائی اللہ اکبر مکانات کا افسوس بھی اس لحاظ سے ہے کہ ان مکانات میں ذکر اللہ بہت ہوا اور کاروبار فریضہ بہت اجراء پائے اب ظالموں نے ان مقدس مقامات کو مسمار کر دیا اور چھوٹے بچوں وغیرہ کا خیال تک بھی نہ کیا۔ محترم قارئین ایسے سنگین، شدید اور بدترین حالات میں بھی ہمارے اسلاف نے اجتماعیت سے دین اسلام کی خدمت کی اور اس بات کی فکر نہ کی کہ ہمارے ان کفر شکن حالات سے زندگی جیسی عظیم نعمت سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں گے بلکہ جب ان بزرگوں کو بڑی سے بڑی سزا سنائی گئی تو انہوں نے اس کو بہت ہی کم تصور کیا جیسا آپ سابقہ شمارہ ترجمان اسلام میں حضرت مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کے حالات میں دیکھ چکے ہو کہ جب آپ کو سزا سنائی گئی تو یہ فرمایا اس سے بہت ہی کم ہے جس کا میں متوقع تھا اور جب حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی پاک میت کو غسل دینے کے لیے تختے پر لٹایا گیا تو دیکھنے والے حیران رہ گئے کہ کمر پر ہڈیوں کے سوا کچھ نام کو نہیں تھا اس کے متعلق جب حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مالٹا کے شب و روز میں حضرت شیخؒ کو ایک تہہ خانہ میں لے جا کر اوندھے منہ لٹا جاتا اور آپ کی کمر مبارک پر گرما گرم سلاخیں دھری جاتیں اور آزادی ہند کے موقف سے آپ کو تبدیل کرنے پر زور دیا جاتا مگر شیخ الہندؒ ان کو ایسا مسکت جواب دیتے کہ ان ظالموں کی آنکھوں سے بھی آنسو ٹپک پڑتے مگر اس کے باوجود بھی حضرت شیخؒ کو اپنے موقف سے نہ ہٹا سکے الحمد للہ ان بزرگوں کی قربانیوں سے ملک آزاد ہوا انگریز بھاگ نکلا مگر پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ۔ کے لیے جو قربانیاں دی گئیں ان کھوٹے سکوں نے قوم کو اکسپلائٹ کر کے اس نعرہ پر عملی درآمد نہ ہونے دیا اب فضا بدلی ہوئی ہے ہوا کا رخ بھی ٹھیک ہے۔ شاہ ولی اللہی تحریک کے رضا کاروں اور فرزندان دیوبند کو اب مجتمع ہو کر کام کے لیے میدان عمل میں اتر آنا چاہیے

نظام مصطفےٰ کانفرنس نظام شریعت کی تحریک میں سنگ میل ثابت ہوگی

کارکن کانفرنس کی کامیابی کیلئے ابھی سے پرجوش تیاریاں شروع کر دیں (مولانا زاہد الراشدی)

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا زاہد الراشدی نے گذشتہ عشرہ کے دوران بہاولپور، کمالیہ، اوکاڑہ، پتوکی، شاہدرہ، قلعہ کالروالا، سوکن ونڈ، کلاس والا بن باجوہ، پسرور، ظفروال، نارووال، شکر گڑھ اور قلعہ سوبھا سنگھ میں جماعتی کارکنوں اور راہنماؤں سے تنظیمی صورتحال پر تبادلہ خیالات کیا اور مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے جماعتی کارکنوں پر زور دیا کہ وہ رکن سازی اور ابتدائی انتخابات کے کام کو ماہ رواں کے دوران ہر حال میں مکمل کر لیں۔ آپ نے کہا کہ اکتوبر کے دوران جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام لاہور میں منعقد ہونے والی دو روزہ "آل پاکستان نظام مصطفےٰ کانفرنس" جمعیۃ کی شاندار روایات کے مطابق تاریخ ساز کانفرنس ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اور نظام شریعت کے نفاذ کی تحریک میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوگی اس لیے ملک بھر میں جماعتی عہدہ دار اور کارکن ابھی سے تیاریاں شروع کر دیں اور مجلس استقبالیہ کی ہدایات کی روشنی میں کانفرنس کی کامیابی میں پرجوش اور بھرپور کردار ادا کریں۔

تحریر: دلسوز محمد نعیم ترین - کواس زیارت

سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کی تحریک برصغیر کے مسلمانوں کے دلوں میں جذبۂ حریت بیدار کر دیا

امیرالمجاہدین سید احمد شہیدؒ ۱۷۸۶ء کو رائے بریلی میں پیدا ہوئے سن بلوغ میں تحصیل علم کی خاطر شاہ عبدالعزیزؒ کے حلقہ تدریس میں شامل ہو گئے - سید صاحب ابتداء ہی سے نہایت ذہین و فطین تھے روحانیت میں آپ کا مقام بہت بلند تھا - بڑے بڑے علماء و فضلاء آپ کی بیعت کے لیے دُور دُور سے آتے تھے - سید احمد بریلوی کی تحریک اور دینی، سیاسی خدمات —— حقیقت یہ ہے کہ سید صاحب فروعی اختلافات اور غیر بنیادی عقائد کی موشگافیوں سے بہت اونچے تھے آپؒ ہر وقت مسلمانوں میں ایمان کی روح پھونکتے اور جذبہ جہاد کی سعی پیدا کرنے کی جدوجہد میں منہمک رہتے تھے سید صاحب جہاں جاتے مخلوق ہر طرف سے ان پر ٹوٹ پڑتی بیک وقت سینکڑوں علماء و فضلاء آپ کے حلقہ بیعت میں شریک ہوتے تھے - آپ نے عیاشی فحاشی اور شرک و بدعت کو ختم کرنے کے لیے ملک گیر تحریک چلائی وعظ و تبلیغ میں اطاعت رسولؐ عبادت خداوندی کی تلقین کے ساتھ ساتھ آپؒ شرک و بدعت سے بھی سختی سے روکتے تھے - ان کی زبان میں اتنا اثر تھا کہ بڑے بڑے حکمران آپؒ کے گرویدہ ہو گئے تھے آپ جہاں تقریر کرتے قوم بیک آواز آپ کی دعوت پر لبیک کہتی اور تمام لوگ اصلاح و تبلیغ کے پرچم کے نیچے جمع ہو جاتے - نواب مبارز الدولہ آپ ہی کی تقریر کے نتیجے میں عیاشی، فحاشی اور شرک و بدعت سے تائب ہوئے سکھوں سے بناتے تحا صمت۔

مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد مختلف صوبوں اور ریاستوں میں شورش برپا ہوئی پنجاب میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اقتدار کی خاطر امن کو تہہ و بالا کر دیا - اس نے پہلے پہل اپنے بھائیوں سکھوں پر ہاتھ صاف کیا چنانچہ پشاور سے سکھ حکمران کی بے دخلی کر کے شہر پر قبضہ کر لیا - اس کے علاوہ امرتسر سکھوں سے چھینا اور اس کے نواح کے ایک دیہات پر قبضہ کر لیا - ذاتی طور پر مہاراجہ رنجیت سنگھ کو مسلمانوں سے کچھ پرخاش نہ تھی لیکن اتنے وسیع اقتدار کے مل جانے کے بعد سکھ فوجوں میں خرمستیاں شروع ہو گئیں جگہ جگہ مسلمانوں پہ سختیاں شروع ہو گئیں مذہب اسلام کا مذاق اڑانے لگا - مساجد کی بر سر عام بے حرمتی ہونے لگی - ظلم و تعدی کی انتہا یہاں تک پہنچ گئی کہ سکھ مسلمانوں کی عورتوں کو چھین کر بیویاں بنانے لگے۔

یہ حالت سن کر سید صاحب کے خلیفہ خاص اور معتمد اعلیٰ حضرت سید اسماعیل شہیدؒ از خود تحقیق حالات کے لیے پنجاب پہنچے آپ نے امرتسر لاہور اور دوسرے مقامات کا دورہ کیا آپ نے بچشم خود دیکھا کہ تمام بڑی بڑی مسجدوں میں گھوڑے بندھے ہوئے ہیں اور قرآن کی بے حرمتی ہو رہی ہے - مذہبی فرائض کی بجا آوری بالکل ناممکن ہو گئی ان حالات سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی اور بنیادی حقوق میں مر بجا دست اندازی ہوئی جس کے ازالہ کے لیے حضرت سید احمد بریلویؒ اور ان کے رفقاء نے کفار پر جہاد کا ارادہ کیا

جہاد کی تیاری اور روانگی

سکھوں کے ظلم و تعدی اور دست اندازی کی متواتر خبروں نے سید صاحب کی طبیعت پر قیامت کا اثر کیا - اسی بناء پر انہوں نے جہاد کی تیاریاں شروع کر دیں اسی اثناء پر آپ نے جہاد کے لیے سپاہیوں کی تیاری، چندہ کی فراہمی اور مجاہدین کا ساز و سامان جمع کرنا شروع کر دیا چنانچہ ۱۸۲۴ء میں سید صاحبؒ ایک جمعیت کے ساتھ حیدر آباد سندھ کا دورہ کر کے درۂ بولان سے افغانستان میں داخل ہوئے اور درۂ خیبر سے گزر کر پنجاب پر حملہ آور ہوئے - آپ کا پہلا حملہ ۲۱ دسمبر ۱۸۲۶ء کو ہوا سکھوں کی پیشکش اور سید صاحب کو پیغام پہنچا کہ دریائے اباسین کے اس کنارے کا ملک جو سید کے قبضہ میں ہے اس کو راجہ رنجیت سنگھ کی طرف سے انعام تصور کر کے اپنے قبضہ میں رکھیں - لیکن پیش قدمی کا قصد نہ کریں۔
بقول اقبال مرحوم سید صاحب نے جواب دیا -

ہوائے بیاباں سے ہوتی ہے کاری
جوانمرد کی ضربت غازیانہ
پرندوں کی دنیا کا درویش ہوں میں
کہ شاہین بناتے نہیں آشیانہ

عزم و جزم کے پیکر نے فرمایا جاؤ میری طرف سے رنجیت سنگھ کو کہہ دو میں یہاں ملک گیری کی غرض

سے نہیں بلکہ مسلمانوں کو تمہارے بہیمانہ ظلم سے نجات دلانے آیا ہوں۔ مذہب کی آزادی میرا نصب العین ہے میں اس سے ایک قدم پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں گیا مجال کہ مرسلانہ اسلوب طریقت کی سرگرمیوں میں فرق آئے۔ آپ مسلسل چار سال تک مصروف بہ پیکار رہے۔

کچھ عرصہ گذرا تو جون ۱۸۳۰ء میں پشاور پر قبضہ کرلیا۔ امن کا اعلان کردیا گیا۔ شراب پر پابندی اور دیگر مسکرات کی دوکانیں بند ہوگئیں کسبی عورتوں کا کسب ختم ہوگیا۔ احکام شرعی کا غلغلہ بلند ہوگیا۔ سلطان محمد خان کو جو سکھوں کی طرف سے حاکم تھا اطاعت کرنے پر اپنے عہدے پر برقرار رکھا گیا۔ اس کے ساتھ مولوی ظفر علی کو پشاور کا قاضی مقرر کیا گیا

سید صاحب کی پشاور سے روانگی مسلسل چھ سال کی سرگرمیوں میں نہ صرف سرحدی علاقہ بلکہ وہاں کا دارالسلطنت بھی مذہبی طور پر آزاد ہوگیا۔

مگر دیکھئے عجیب ....

سوء اتفاق یہ کہ سلطان محمد خان والی پشاور کے حریف بہرام خان وہیں تھے سید صاحب کے چلے آنے کے بعد اس نے سلطان محمد خان اور مولوی ظفر علی کو قتل کر دیا علاوہ ازیں سید صاحب کے مقرر کردہ دیگر افسروں کو نماز کی حالت میں قتل کر دیا۔ چاہیے تھا کہ سید صاحب ان کی سرکوبی کرتے۔ مگر انہوں نے مسلمانوں میں باہمی قتل وقتال کو نا ہی خیال کرتے ہوئے سکھوں ہی کے خلاف محاذ جاری رکھا۔

سید صاحب کی روانگی اور عقیدت مندوں کی عقیدت کیشی۔

آپ نے روانگی سے قبل لوگوں کو جمع کرکے فرمایا میں یہاں سے ہجرت کا ارادہ رکھتا ہوں اور یہ بھی نہیں جانتا کہ خدا مجھے کہاں لے جائے گا۔ اس سفر میں بہت سی تکالیف آئیں گی آب و دانہ کی مشقتیں بھی ہوں گی۔ لیکن جو شخص یہ تکالیف برداشت کرسکے اور مالک حقیقی کا کلمہ شکایت زبان پر نہ لائے صرف وہی میرے ساتھ چل سکتا ہے بس پھر کیا تھا لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے ہر طرف سے آوازیں بلند ہوئیں کہ اگر ہفت اقلیم کی شہنشاہی بھی ہمیں مل جائے آپ کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔ اس وقت اطراف و جوانب کے بھی سینکڑوں افراد جمع ہوگئے اور تمام لوگوں نے آپ کے ساتھ چلنے کا فیصلہ کرلیا۔ اسی اثناء میں علاقہ کے بہت سے رؤساء اور بہت سے سردار بھی حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کو ارادہ جہاد ملتوی کرنے پر اصرار کیا مگر سید صاحب کی زبان پر ایک ہی کلمہ حق ظلم کے خلاف جہاد کرنا میرا اولین فرض ہے۔ بس خطرات سے بے خبر مجاہد اور انجام سے بے خبر داعی حق کے ارادہ میں جنبش تک نہ آئی بالآخر ۱۸۳۰ء کو یہ قافلہ حریت وہاں سے روانہ ہوا۔

بالاکوٹ کے مقام پر سید احمد بریلوی کی شہادت

سید احمد کا لشکر آگے بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ برفباری کا زمانہ آگیا اس وقت آپ کو عارضی مکانات بنا کر قیام کرنا پڑا حالات کی اس بے اعتنائی کے باوجود سید صاحب نے بھوکر منگ کے مقام پر سکھوں کو پے در پے شکستیں دیں حتی کہ بالاکوٹ کے مقام پر قبضہ ہوگیا۔ وہاں سکھوں سے گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ پھر کیا تھا ان مجاہدین نے معرکہ بدر کی یاد تازہ کردی اسلامیان ہند نے اپنے خون سے شجاعت کے صفحات رقم کئے۔

وارثین حسینؓ نے میدان بالاکوٹ میں خاک کربلا کا نظارہ دیکھا۔ اس کفر واسلام کی جنگ میں تقدیر نے مسکراتے ہوئے مجاہدین کو مرحبا کہا۔ یہاں مٹھی بھر جماعت ہندوؤں کی فوج کا مقابلہ کرکے اسلاف کی روایات زندہ کررہی ہے اسلام کے فرزندان کو مصلے کی رونق دن کو گھوڑوں کا زینہ بنے ہوئے ہیں۔ لیکن ادھر چند غداروں کے رحم وکرم پر اندرونی پالیسی کی جاسوسی ہوگئی۔ مورچوں کی نشاندہی ہوئی پہاڑوں کے راستے ہندو فوج پر ظاہر کردیئے گئے۔ چنانچہ ہندوؤں نے بعین مصروف عبادت مجاہدین پر حملہ کردیا۔ بالآخر ۶ مئی ۱۸۳۱ء کو بالاکوٹ کے مقام پر شہادت پائی۔

ایک سوانح نگار کے مطابق سید صاحب کا سر مبارک رنجیت سنگھ کے دربار میں لایا گیا۔ اس موقع پر راجہ نے سید صاحب کی عظیم شجاعت کا اعتراف کرتے ہوئے ۲۱ توپوں کی سلامی دے کر دفن کردیا گیا۔

شکست فتح مقدر سے ہے ہے دے
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا۔

اسی طرح حضرت شاہ اسمٰعیل بھی ایک جامع صفات انسان تھے۔ جنہوں نے سیاسی میدان کے علاوہ علمی مسند پر بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ چنانچہ آپکی تصانیف میں رد الاشراک عربی میں ہے تقویت الایمان فارسی میں ہے۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ کہ یہ اثبات توحید میں لاجواب تصنیف ہے۔ اس کتاب میں علمی اصطلاحات اتنی مشکل ہے کہ عام لوگ تو ایک طرف بہت سے علماء بھی سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ایک خصوصیت یہ کہ اس کتاب سے ۲½ لاکھ انسانوں نے شرک سے توبہ کی۔ مثنوی سلک نور فارسی۔ تذکرۃ الاخوان اردو۔ منصب امامت فارسی۔ رسالہ در علم منطق اسی طرح آپ کی بہت سی تصانیف موجود ہیں۔

شاہ اسماعیل شہید کی سیاسی خدمات کا اجمالی خاکہ۔ شاہ صاحب نے حضرت سید صاحب کے ایماء پر رنجیت سنگھ کی حکومت کے خلاف جہاد کی تیاری کے لیے پنجاب اور ملک بھر کے دورے کئے آپ نے جنگ کی تیاری کے لیے اکوڑہ خٹک، شیدو، ہنڈ، تورو، تنگی، امب، نکہ پانی، ستھیانہ، شیر گڑھ، بٹ گرم، شنکیاری اور دوسرے مقامات پر فوجی تربیت کے مراکز قائم کئے جنگی ساز وسامان اگرچہ کم تھا۔ اس کے باوجود شمع اسلام کے پروانے حقانیت اسلام کا گہرا ثبت کرنے کے لیے میدان کارزار میں کود پڑے شاہ صاحبؒ فرماتے تھے۔ کہ میری زندگی کے دو مقصد ہیں ایک اپنے مذہب مسلمانوں کو شرک، بدعت، فسق وفجور اور غیر اسلامی رسوم سے نجات دلا کر حقیقی مسلمان بنانا ہے۔ دوسرا پنجاب اور سرحد میں مسلمانوں پر سکھوں کے کیے جانے والے مظالم کا خاتمہ کرنا۔

حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کی شہادت۔ چنانچہ آپ ۱۷ جنوری ۱۸۲۶ء کو حضرت سید احمد شہیدؒ کی معیت میں پانچ سو سواروں کا قافلہ لے کر بریلی سے روانہ ہوئے۔ ادھر سکھوں کی نو ہزار تعداد تھی۔ دشمن کی اس کثیر تعداد کے باوجود۔ معرکہ اکوڑہ، جنگ ہیرو، جنگ شیدو اور جنگ ڈمگلہ کے مقامات پر آپ کی فوج نے دشمن کے دانت کھٹے کردیئے۔ یہاں تک کہ غازی فتح ونصرت سے سرفراز رہے۔ بالآخر غداری ہوئی اور ہزارہ کے چند افراد نے

باقی صفحہ ۱۴ پر

پاکستان میں نظام اسلام کے استحکام کیلئے شریعت

بنچوں پر جیّد علماء کا تقرر اشد ضروری ہے

از سیّد عطاء الرحمٰن جعفری بی ۔ اے آنرز

شریعت بنچ موجودہ ہائی کورٹوں کا ایک جزو ہے جس کی تشکیل کا مقصد یہ ہے کہ شریعت بنچ اپنے دائرہ اختیار کے اندر کسی قانون یا اس کی کسی دفعہ کے بارے میں یہ فیصلہ کرنے کی مجاز قرار دی گئی ہیں کہ وہ قانونِ شرع اسلام کے مطابق ہے یا نہیں۔

شریعت بنچوں کے دائرہ اختیار میں بہت سے قوانین آتے ہیں مثلاً دستور مالیاتی قوانین۔ ٹیکسوں کے متعلّق قوانین۔ ضابطہ اور طریق کار کے قوانین اور مسلمانوں کے شخصی قوانین۔

پاکستان کے موجودہ حالات کے پیشِ نظر دستور کو شریعت بنچوں کے دائرہ اختیار سے باہر رکھنا عارضی طور پر درست معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اسطرح یہ خطرہ تھا کہ ہمارا دستور کہیں بازیچۂ اطفال نہ بن جائے بعض موقع پرست اور طالع آزما سیاست دان سستی شہرت کے خواہشمند اصحاب یا انتشار پسند لوگ ہر روز نت نئے شوشے چھوڑ کر ملکی نظم و نسق کو تلپٹ نہ کریں۔ ظاہر ہے کہ جس کسی ملک کا دستور ہر وقت معرضِ خطر میں ہو تو اس سے ملکی نظم و نسق کے علاوہ خود ملک کا استحکام اور سالمیت بھی خطرہ میں پڑ سکتی ہے۔ طریقۂ انتخاب۔ ووٹ کا حق۔ صدارتی یا پارلیمانی نظام۔ وفاقی یا وحدانی طرزِ حکومت۔ جمہوریت۔ صوبوں اور مرکز کے درمیان متعلقات اختیارات کی تقسیم اس قسم کے بہت سے سوالات اٹھائے جاتے جس سے ملک میں فکری انتشار اور افراتفری ضرور پھیل جاتی۔ جس کا متحمل یہ ملک نہیں ہو سکتا۔ لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آتی کہ مسلمانوں کے عائلی قوانین کو اس سے کیوں مستثنٰی رکھا گیا؟

جہاں تک ملک کے مالیاتی قوانین اور ٹیکسوں کے موجودہ نظام کا تعلق ہے تو ظاہر ہے کہ وہ غیر اسلامی بنیادوں پر استوار ہے۔ اس کا ڈھانچہ غیر اسلامی اصولوں پر مبنی ہے۔ شریعت بنچوں سے فتویٰ لینے کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ عدالتوں سے آپ یہ توقع نہیں کر سکتے کہ وہ آپ کو سارا مالیاتی اسلامی قانون اور اس کا ڈھانچہ بنا کر دیں گی۔ یہ تو حکومت کا کام ہے کہ وہ موجودہ قوانین پر نظرثانی کر کے متبادل قانون اور نظام ملک میں جلد از جلد نافذ کرے۔

شریعت بنچوں کا دائرہ اختیارات

شریعت بنچیں اپنے دائرہ اختیارات میں رہتے ہوئے کسی قانون کے بارے میں یہ فیصلہ صادر کر سکتی ہیں کہ یہ قانون قرآن اور سنّت کے مطابق نہیں ہے جب وہ ایسا فیصلہ صادر کریں تو حکومت پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس فیصلہ کی روشنی میں متعلّقہ قانون میں مدت مقررہ کے اندر (جس کی صراحت خود شریعت بنچیں کریں گی) ترمیم کر دے لیکن اگر حکومت بذریعہ قانون ترمیم نہیں کرتی تو شریعت بنچوں کے فیصلہ کے تحت متعلقہ غیر شرعی قانون اس مقرّرہ مدت کے گزر جانے کے بعد خود بخود غیر نافذ قرار دے دیا جائے گا اور وہ بحیثیت قانون کے رائج نہ رہے گا۔

شریعت بنچوں پر علماء کی مؤثر نمائندگی ہونی چاہیئے

شریعت بنچوں میں علماء کی حیثیت شریعت کے ماہر کے طور پر ایک معاونِ عدالت کی سی ہوگی لیکن اگر شریعت بنچوں پر علماء کی مؤثر نمائندگی ہو تو پھر شریعت بنچوں سے غیر اسلامی قوانین اسلامی بچ جانے کا خدشہ جاتا رہے گا۔ علماء کو بنچ ممبر کی حیثیت حاصل ہونی چاہیئے اور ان کی رائے کو مقدم سمجھنا چاہیئے یا کم از کم ان بنچوں پر جج صاحبان کے ساتھ علماء حضرات بھی مساوی حیثیت میں بیٹھ کر شریعت کے مطابق فیصلے کرنے میں فریق ہوں اور جو بھی ہمارے ملک میں اس منصب کے اہل ہیں انہیں جلد از جلد شریعت بنچوں میں شریک کیا جائے۔ اسمیں بھی کوئی حرج نہیں کہ ملک میں جو اہم دارالافتاد ہیں ان سے شریعت بنچیں فیصلہ دینے سے پہلے استصواب کریں۔ شریعت بنچ آرڈر میں اس قسم کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

موجودہ حالات میں ہمارے علماءِ کرام کراچی۔ لاہور۔ کوئٹہ۔ پشاور اور راولپنڈی میں خصوصی کمیٹیاں تشکیل دیں جو ذی علم اور متقی علماء و فقہا پر مبنی ہوں اور ان تمام فیصلوں کو جو ان شرعی بنچوں کی طرف سے صادر ہوں غائر نظر سے مطالعہ کرتے رہیں اور اگر کوئی فیصلہ خلاف شرع اسلام ہو تو سپریم کورٹ میں اس کی اپیل دائر کر کے اس کی تصحیح کرائیں۔ یہ کام دینی جماعتوں اور دینی مدارس کے تعاون سے سرانجام دیا جا سکتا ہے۔ اسطرح دینی درسگاہیں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں اور اگر شریعت بنچوں اور ان شرعی کمیٹیوں کے درمیان کوئی رابطہ قائم ہو جائے تو بہتر نتائج مرتب ہو سکتے ہیں۔

شریعت بنچوں کے محدود اختیارات کے باوجود بہتر نتائج مرتب ہو سکتے ہیں۔

جنرل ضیاء الحق صاحب نے بہ حیثیت صدر

پاکستان ۱۹۷۳ء کے دستور میں ترمیم کرکے اعلیٰ عدالتوں کو یہ اختیار تفویض کیا ہے۔ یہ اختیار اگرچہ محدود ہے لیکن بہرحال اسے اسلامی قانون سازی کی طرف ایک مثبت قدم ضرور کہا جائیگا۔ ان محدود اختیارات کے باوجود کسی نہ کسی درجہ میں فوائد ضرور حاصل ہوں گے۔ اگرچہ اس طریقہ کار سے غیر اسلامی قوانین کو اسلامی بنانے کا کام خاصہ طویل، غیر مرتب اور غیر سائنٹیفک ہے لیکن جوں جوں مشکلات کا اندازہ ہوتا جائیگا ان کو دور کرنے کی طرف بھی توجہ ہوگی اور اسطرح انشاء اللہ تعالیٰ مشکلات پر قابو پالیا جائے گا۔ ہم کو ان اقدام سے بہتر نتائج کی توقع رکھنی چاہیئے۔ حدیث میں آتا ہے کہ مسلمان کو حسنِ ظن سے کام لینا چاہیئے۔ قوم جنرل ضیاء الحق صدر پاکستان کی ممنون ہے کہ اسلامی نظام کے لئے انہوں نے مضبوط بنیاد مہیا کر دی ہے۔ اب قوم کا فرض ہے کہ اس بنیاد پر مضبوط عمارت تعمیر کریں اور اسطرح پاکستان میں اسلامی نظام کے استحکام کا موجب بنیں۔

اصل بات تو یہ ہے کہ قوانین کو اسلامی بنانے کا کام بڑا ہمہ گیر ہے۔ اعلیٰ عدالتوں کے ذریعہ قوانین کو اسلامی بنانے کا کام صرف شریعت بنچوں تک محدود نہیں رہنا چاہیئے بلکہ ہائی کورٹ بحیثیت مجموعی اور اسکا ہر جج اس امر کا مجاز بلکہ ذمہ دار ہونا چاہیئے کہ جب بھی اس کے سامنے مقدمہ زیر تصفیہ میں اسلامی نقطہ نگاہ سے کوئی قانونی نکتہ اٹھایا جائے تو وہ اس کی روشنی میں رائج الوقت قانون کی متعلقہ دفعہ کا جائزہ لے کر اس کے اسلامی یا غیر اسلامی ہونے کا فیصلہ صادر کرے۔ اسطرح لوگوں کے ذریعہ اسلامی قانون سازی کی قابلِ عمل اور مفید صورت پیدا ہوگی اور اسلامی قانون کی تشکیل کا عمل بھی تیز تر ہو جائیگا۔

بقیہ: سید احمد شہیدؒ

مجاہدین کے مورچوں کی نشاندہی کر دی چنانچہ توحید کا علمبردار مسلمانوں کا محسن ۶ رمئی ۱۸۳۱ء کو ہزاروں سکھوں کو جہنم رسید کرتا ہوا بالاکوٹ کے مقام پر جام شہادت نوش کر گیا۔

جرم آزادی کے مجرم سسکیاں بھرتے رہے
موت کی آغوش نے آکر سکون ان کو دیا۔ ظلم کی داستان
سن کر دشت و جبل چیخ اٹھے

پنجاب مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس

جمعیت علماء اسلام پنجاب کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس ۲۲ مئی بروز منگل صبح ۹ بجے مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں ہوگا۔ ملک کی تازہ ترین سیاسی صورتحال اور بلدیاتی انتخابات کے مسئلہ پر غور و خوض کے علاوہ عام انتخابات کی تیاریوں کے لیے لائحہ عمل تیار کیا جائے گا۔

اجلاس کی صدارت امیر صوبائی مولانا عبید اللہ انور کریں گے۔ دعوت نامے ارسال کر دیئے ہیں اگر کسی صاحب کو کسی وجہ سے دعوت نامہ موصول نہ ہو تو وہ اسی اطلاع کو دعوت نامہ تصور کریں۔

قاری نوار الحق قریشی ایڈووکیٹ
سیکرٹری جنرل جمعیۃ علماء اسلام پنجاب

مجلس مشاورت علماء

فیصل آباد میں صاحبزادہ محمد فضل رسول صاحب کی زیر صدارت متعدد دینی و تبلیغی جماعتوں کے راہنماؤں کا اجلاس منعقد ہوا جس میں پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کے بعد کے حالات کا جائزہ لیا گیا اور بالخصوص دو اہم عنوانات پر تفصیلی غور و فکر ہوا۔ پہلا مسئلہ تو اسلامی نظام کے آغاز نفاذ کے بعد متوقع انتخابات کا تھا اور دوسرا زیر بحث عنوان فرقہ واریت تھا۔ اس مشاورت میں صاحبزادہ محمد فضل رسول صدر مجلس مشاورت علماء فیصل آباد مولانا تاج محمود صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عبدالرحیم اشرف صدر جمعیۃ الدعوۃ والاصلاح مولانا سید بدیع الدین شاہ صاحب امیر جمعیۃ اہلحدیث صوبہ سندھ مولانا عبدالرحمان سلفی صاحب امیر جمعیۃ غرباء اہلحدیث پاکستان، مولانا محمد اسحاق صاحب چیمہ جمعیۃ اہلحدیث اور محمد اشرف ہمدانی جنرل سیکرٹری مجلس مشاورت۔

انٹرویو ۔ الطاف حسین ۔ بی ۔ اے، ایل ایل بی

● جنرل ضیاء الحق نے بھٹو کو پھانسی کے سلسلہ میں کابینہ سے مشورہ کیوں نہیں لیا؟

● بلوچستان کے حالات مخدوش ہیں ؟

● ملک میں فرقہ وارانہ کشیدگی کو روکنے کے لیے ضابطہ اخلاق کا اعلان کیا جائے۔

وزارت سے مستعفی ہونے پر الحاج محمد زمان اچکزئی سے پہلا انٹرویو

۲۷ اپریل کو الحاج محمد زمان خان اچکزئی وزارت سے رضاکارانہ و باعزت طور پر مستعفی ہونے کے بعد پہلی دفعہ لاہور تشریف لائے تو جمعیت لاہور نے آپ کا حسب سابق گرمجوشی سے استقبال کیا۔ میں ۲۸ اپریل کو لاہور پہنچا تو پتہ چلا کہ اچکزئی صاحب حافظ غلام مرتضےٰ کے بھائی کی شادی پر خصوصی طور پر لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں۔ میں بھی دعوت ولیمہ میں مدعو تھا۔ تقریب میں کچھ دیر تھی۔ میں نے برادرم عارف عارفی سے کہا اچکزئی صاحب سے نو ماہ کی وزارت کے اسرار و رموز کے متعلق کچھ سوالات کرتے ہیں۔ ہم شام چار بجے میاں محمد حنیف نائب امیر جمعیت لاہور کی رہائش پر پہنچے جہاں اچکزئی قیام پذیر تھے لیکن اچکزئی صاحب کسی تقریب میں شرکت کے لئے جا چکے تھے۔ خیر شام چھ بجے حافظ غلام مرتضےٰ کی کوٹھی پر دعوت ولیمہ کی تقریب میں ملاقات ہوئی۔ بعد ازاں اچکزئی صاحب نے شورش مرحوم کی صاحبزادی کے نکاح میں شرکت فرمانا تھی۔ میں ان کے ہمراہ تھا کہ چلو بعد میں انٹرویو کی نشست بھی ہو جائے گی۔

مال روڈ پر واقع شورش مرحوم کی رہائش پر پہنچے تو شرکاء کو دیکھ کر مسرت ہوئی کہ بڑے بڑے لوگوں نے آج تک مرحوم کو بھلایا نہیں۔ سابق وزراء کے علاوہ حکومت کے بڑے بڑے افسران اخبارات و رسائل کے ایڈیٹرز کے علاوہ ججز صاحبان اور ملک کے نامور سیاسی راہنما موجود تھے۔ ہمارے ساتھی چوہدری ظہور الٰہی۔ نوابزادہ نصراللہ خان اور پروفیسر غفور احمد کے درمیان بیٹھ گئے۔ دوسری طرف اچکزئی صاحب چوہدری رحمت الٰہی۔ جاوید ہاشمی کو بلوچستان کی تازہ صورت حال بتا رہے تھے۔

رات کے تقریباً نو بجے تقریب سے فارغ ہوئے اور میاں محمد حنیف صاحب کی رہائش پر پہنچ کر میں نے اپنا سلسلہ شروع کر دیا۔ آج اچکزئی صاحب خاصے مسرور و خوشگوار موڈ میں نظر آرہے تھے۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ آٹھ ماہ چوبیس دن کی وزارت کے بوجھ کو کندھوں سے اتار کر اپنے کام سے مطمئن نظر آرہے ہیں۔ پہلے ادھر ادھر کی باتیں ہوئیں اور پھر میں نے اپنا سلسلہ شروع کر دیا۔

سوال :۔ وزارت سے مستعفی ہونے پر آپ کے کیا تاثرات ہیں اور اب آپ فوری طور پر کس قسم کی سرگرمیاں جاری رکھنے کا پروگرام رکھتے ہیں۔

جواب :۔ وزارت سے مستعفی ہونے کے بعد میں نے محسوس کیا کہ میرے کندھوں سے ایک بوجھ اتر گیا ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے مجھ جیسے ناتواں شخص کو اس بوجھ کے اٹھانے کے قابل بنایا اور ساتھ ہی میرے اکابر کی دعائیں بھی شامل حال تھیں۔ جس روز نئی کابینہ نے حلف اٹھایا اس روز میرا ضمیر مطمئن تھا کیونکہ میں نے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اپنی صحت، زندگی، بیوی اور بچوں کی کوئی پرواہ کرتے ہوئے شب و روز محنت کی۔ میں نے ہمیشہ خدمت خلق کو اپنا نصب العین بنایا۔ یہی وجہ ہے ۲۱ اپریل کو مجھے کسی قسم کی پریشانی نہ تھی بلکہ اس روز پہلی بار دوپہر کو سویا حالانکہ آٹھ ماہ کے دوران مجھے کبھی بھی اسلام آباد میں دوسرے وقت سونا نصیب نہ ہوا۔ ۲۱ اور ۲۲ اپریل کی درمیانی شب میں سات گھنٹے سویا حالانکہ اس سے پہلے بمشکل چار دو گھنٹے سونے کا موقع ملتا تھا۔ کہنے کا مقصد ہے کہ ہم نے اپنی تمام توانائیوں کو بروئے کار لاکر اپنے منصب کی لاج رکھی۔

اب فوری مصروفیات جاری رکھنے کے سلسلہ میں عرض ہے کہ میں اس جمعیت کا ادنیٰ کارکن ہوں وزارت کی ذمہ داری کا بوجھ بھی جماعت کے فیصلہ کی وجہ سے اٹھایا تھا۔ اب بھی جمعیت جو کام سپرد کرے گی اسے نبھاؤں گا۔

سوال :۔ وزارت کے دوران اختیارات کے استعمال میں آپ کو کس قسم کی مشکلات درپیش آئیں

جواب :۔ جہاں تک وفاقی وزارت کا تعلق ہے مجھے اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی مشکل پیش نہیں آئی — میری وزارت کے چپڑاسی سے لے کر سیکرٹری تک نے مجھ سے تعاون کیا۔ صوبوں میں کبھی صوبائی حکام سے لے کر ڈویژن اور تحصیل تک کے افسران نے ہم سے خاصا تعاون کیا۔ دراصل ہم ناجائز کام کہتے ہی نہیں تھے جس پر ہمیں بعد میں پریشانی ہوتی۔

سوال :۔ آپ نے جنرل ضیاء الحق کو کیسا پایا۔

جواب : جنرل ضیاء الحق ایک دیندار، محنتی خدا ترس، دیانت دار اور بااصول انسان ہیں وہ اپنے عزم کے پکے مضبوط قوت ارادہ کے مالک ہیں مشکلات کا جوانمردی سے مقابلہ کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ انہوں نے ہماری کابینہ کے ساتھیوں کے ساتھ نہایت عزت و احترام سے برتاؤ کیا۔ ہمیشہ ہمارے مشوروں کو وقعت دیتے اور حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔

سوال :۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ نے وزارت

کے دوران سخت محنت کی۔ کیا آپ اس کے ثمرات و نتائج سے مطمئن ہیں؟

جواب :۔ جہاں تک میری محنت کا تعلق ہے میری زندگی کا ہمیشہ سے شیوہ رہا ہے کہ میں اپنے لئے خود کام پیدا کرتا رہا ہوں۔ میں نے ہمیشہ لوگوں کی خدمت علاقہ کی ترقی اور صوبہ کے مفادات کے لئے مسلسل محنت کی ہے۔ جب میں گلستان (اچکزئی صاحب کا آبائی علاقہ) یونین کونسل کا چیئرمین تھا تو میں نے یونین کونسل کو مثالی منایا اور حکام بالا دیگر لوگوں کو میرا کام دکھانے لاتے تھے۔

خدمت کا یہی سلسلہ میں نے اپنی وزارت کے دوران بھی جاری رکھا۔ میں نے اپنے دروازے ہر کس و ناکس کے لئے چوبیس گھنٹے کھلے رکھے۔ میں نے بلا امتیاز جماعت، علاقہ اور مسلک لوگوں کی خدمت کی۔ میں اپنے دفتر میں ہر آنے جانے والے شخص کے ساتھ حسنِ سلوک اور خندہ پیشانی سے پیش آتا رہا اور ان کی مشکلات کے حل کے لئے کوشش کرتا رہا۔ میرا مقصد یہ بتانا تھا کہ وزیر بھی ایک عام آدمی ہوتا ہے وہ کوئی آسمانی مخلوق نہیں ہوتا۔ یہی سلسلہ اپنے اوپر کرتا۔ عوام کی شکایت و مشکلات متعلقہ افسران کے سامنے سنتا اور اسی وقت ان کے حل کی کوشش کرتا۔ ہم اپنی کاوشوں سے مطمئن ہیں کہ ہم نے عوام کو مایوس نہیں کیا۔

سوال :۔ اچکزئی صاحب :۔ آپ کے خیال میں انتخابات سے اتنا عرصہ پہلے حکومت سے دستبردار ہونا درست فیصلہ ہے یا آپ نے جلد بازی کی۔

جواب :۔ اچکزئی صاحب کے چہرہ پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔ وہ یوں گویا ہوئے ہوا لطاف صاحب ہم نے حکومت کرنے میں اب بھی دیر کی ہے ورنہ جب صدر ضیاء الحق نے ۲۳ / مارچ کو عام انتخابات کی تاریخ کا اعلان کیا تھا اس وقت ہمیں فوری طور پر واپس آجانے کا اعلان کر دینا چاہیئے تھا۔ کیونکہ اس دن تک ہمارے دو بنیادی مقاصد اصولی طور پر پورے ہو چکے تھے۔ ۱۲ / ربیع الاوّل کو ملک میں اسلامی نظام کا باقاعدہ اعلان ہو چکا تھا۔ حکومت سے علیحدہ ہونا ہمارا درست اور صحیح فیصلہ ہے کیونکہ ہم جمہوری طریقہ سے منتخب ہو کر حکومت کرنے کے حق میں ہیں۔ یہ تو ہم نے ناگزیر حالات میں مشروط طور پر قدم اٹھایا تھا جس میں ہم سرخرو ہوئے ہے

سوال :۔ لوگوں کا خیال ہے کہ حکومت میں شامل ہو کر پی۔ این۔ اے نے اپنی پوزیشن خراب کر لی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے۔

جواب :۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان قومی اتحاد نے جن دو مقاصد کے لئے حکومت میں شرکت کی تھی ان میں واضح کامیابی حاصل کر لی۔ یہ درست ہے کہ اس کے لئے ہم نے بہت بڑی قربانی دی۔ اپنی سیاسی زندگیوں کو داؤ پر لگا دیا۔ کیونکہ ہمیں خدشہ تھا کہ اگر ایسا نہ کریں تو تحریک نظام مصطفےٰ کو علماء، طلباء وکلاء، کسان مزدور نے خون سے کامیابی سے ہمکنار کیا تھا رائیگاں نہ جائے۔ اتنے مختصر عرصہ میں ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ ایک معجزہ سے کم نہیں اور اس کے کچھ ہی عرصہ بعد ملک میں جنرل الیکشن کی تاریخ کا اعلان" یہ ہماری واضح کامیابی نہیں تو اور کیا ہے۔ ہمارے مخالفین تو احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں ورنہ انہیں اتنی کم ظرفی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ انہیں پی این اے اور مارشل لاء حکام کو ان اقدام پر مبارکباد پیش کرنی چاہیئے تھی لیکن وہ اس کی بجائے الٹا تنقید پر اتر آئے۔ خدا انہیں ہدایت دے۔

سوال :۔ آپ نے ملک کے کسی بھی حصہ میں خصوصاً بلوچستان میں علیحدگی پسندوں کا وجود محسوس کیا ہے۔

جواب :۔ بلوچستان میں چند لوگ ایسے ہیں جو علیحدگی کی باتیں کرتے ہیں لیکن یہ آٹے میں نمک کے برابر ہیں کیونکہ بلوچستان کے عوام کی بھاری اکثریت دیندار اور محب الوطن لوگوں پر مشتمل ہے اور ان میں جمعیت علمائے اسلام واحد سیاسی جماعت ہے جو فیصلہ کن کردار ادا کرنے کی پوزیشن میں ہے اور انشاء اللہ مٹھی بھر علیحدگی پسندوں کے عزائم کو خاک میں ملا دیا جائے گا

سوال :۔ کیا قومی اتحاد مارشل لاء حکومت سے اپنا تعاون جاری رکھے گا؟

جواب :۔ کیوں نہیں۔ ہمارا جنرل ضیاء گورنمنٹ سے تعاون جاری رہے گا اور یہ اسوقت تک جاری رہے گا جب تک وہ اسلام، ملک اور قوم کے مفاد میں کام کرتے رہیں گے۔ اور اگر اس کے برعکس صورتحال پیدا ہوئی تو ہم تعاون سے قاصر ہوں گے۔

سوال :۔ خان صاحب! بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جنرل ضیاء الحق نے آپ کو خود رخصت کیا ہے اس میں کہاں تک صداقت ہے۔

جواب :۔ اصل بات یہ ہے کہ مخالفین ہمارے خلاف قسم قسم کے پروپیگنڈے میں مصروف رہتے ہیں شروع میں پی۔ این۔ اے حکومت میں شامل ہوئی تو اقتدار کے بھوکے ہونے کا تحفہ ملا۔ پھر یہ کہتے تھے کہ اسلامی نظام کا نفاذ اور الیکشن کی تاریخ ان کی وجہ سے نہیں ہو سکے گی۔ یہ بھی ہو گئے۔ پھر انہوں نے ہمارے مستعفی ہونے پر اپنا زورِ بیان صرف کیا اور ہم نے وقت پر یہ بھی کر دکھایا تو اب ان کے پاس کہنے کے لئے کوئی بات نہیں رہی تو اب یہ شوشہ چھوڑ رہے ہیں کہ ہمیں جنرل ضیاء الحق نے ۲۱ / اپریل کی پریس کانفرنس میں واضح کر دیا تھا کہ پی۔ این۔ اے کے وزراء نے خود استعفیٰ دیا ہے وہ نکالے نہیں گئے پھر تو ان کے پاس کسی قسم کے جواز کی گنجائش نہیں رہتی تھی لیکن یہ اتنے ڈھیٹ واقع ہوئے ہیں کہ اب بھی وہی راگ الاپ رہے ہیں۔

میں نے اس کے بعد ایک سنجیدہ سا سوال اٹھایا۔

سوال :۔ اچکزئی صاحب! صدر جنرل ضیاء الحق نے بھٹو کو پھانسی دینے کے سلسلہ میں کابینہ سے منظوری کیوں نہیں ملی۔ حالانکہ اس سلسلہ میں پریس میں آچکا تھا۔

جواب :۔ صدر پاکستان کو یہ آئینی حق ہے کہ وہ کسی بھی مجرم کی بغیر کسی کے مشورہ کے پھانسی کی سزا کو ختم کر دے یا بحال رکھے۔ وزراء سے ان کا مشورہ کرنے کا کوئی قانونی جواز نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ بھٹو کی پھانسی کے سلسلہ میں بھی مشورہ نہیں لیا گیا اور میرے خیال میں یہ درست ہے ورنہ آئندہ کے لئے یہ نظیر بن جاتی اور مشکلات کا باعث ہوتی۔

سوال :۔ آپ کی وزارت کا کوئی یادگار واقعہ

جواب :۔ یوں تو میری وزارت میں کئی قابلِ ذکر واقعات پیش آئے لیکن ان میں وہ گھڑیاں واقعی میرے لئے یادگار ہیں جب میں برصغیر کے نامور حریت پسند امام الاولیاء، مفسر قرآن حضرت لاہوریؒ

کے نام پر ایک معروف ترین شاہراہ کا نام رکھے جانے والی تقریب میں مہمانِ خصوصی تھا۔ ۱۹ر اپریل کو ۵ لاکھ روپے کی رقم سے تیار کردہ راوی روڈ کا نام حضرت احمد علی لاہوری رحؒ روڈ رکھا گیا۔ یہ اس عظیم شخصیت کو خراجِ تحسین پیش کرنے کا ادنیٰ موقع تھا اور اس سے زیادہ خوشی یہ ہے کہ حضرت مولانا عبیداللہ الور مدظلہ اپنے نامور والد گرامی کے نام سے شاہراہ کے نام رکھنے پر مجھے مبارکباد پیش کر رہے تھے۔ آپ تصور کریں کہ یہ لمحات میرے لئے کتنے حسین تھے۔ لاہور کارپوریشن نے بھی اس سلسلے میں خصوصی تعاون کا ثبوت دیا۔ اس پانچ لاکھ کے علاوہ پانچ لاکھ لائٹنگ اور ملحقہ گلیوں کی مرمت کے لئے بھی منظور کیا۔

سوال :۔ ایک مذہبی پارٹی اور اس کا لیڈر ملک میں فرقہ دارانہ کشیدگی پھیلانے میں مصروف ہیں اس کے تدارک اور فرقہ دارانہ کشیدگی کے خاتمہ کے لئے آپ کے پاس کوئی تجاویز ہیں۔

جواب :۔ اس مذہبی پارٹی کا لیڈر نام نہاد عالم دین حسد کی آگ میں جل رہا ہے اور جو مقام اللہ تعالیٰ نے مفتی محمود صاحب کو عطا فرمایا ہے وہ اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اس نے حضرت مفتی محمود مدظلہ کو بدنام کرنے کے علاوہ ملک میں فرقہ دارانہ کشیدگی کو اس حد تک پہنچا دیا ہے کہ برسوں کا اتحاد ریزہ ریزہ ہو کر رہ جائے۔ اب سنجیدہ طبقہ نے بھی اس لیڈر کے خلاف آواز اٹھائی ہے اور لوگوں نے دوبارہ قومی اتحاد کی باشعور اور اتحاد پسند لیڈر شپ کی طرف دیکھنا شروع کر دیا ہے۔ پی۔ این۔ اے کے لیڈروں کے حالیہ دوروں میں جس انداز میں ان کا خیر مقدم ہوا اس نے فرقہ پرست لوگوں کو پریشان کر دیا۔ اور مجھے یقین ہے کہ آئندہ انتخابات میں اتحاد واضح اکثریت سے جیت جائے گا لیکن پھر بھی ایسے لوگوں کو کسی ضابطہ اخلاق کا پابند بنانا چاہیئے جو ملک میں منافرت اور علیحدگی کے جراثیم پھیلاتے ہیں۔ میں صدر پاکستان سے ملک و قوم کی فلاح کے لئے الیکشن سے پہلے ایک ایسے ضابطہ اخلاق کے اجراء کی اپیل کرتا ہوں جس پر عمل کرنا ضروری ہو تاکہ ایسے عناصر کی حوصلہ شکنی ہو۔

سوال :۔ ملک میں افسر شاہی نے عوام کے مفادات کا ہمیشہ خون کیا ہے کیا ان کا محاسبہ بھی ہونا چاہیئے؟

جواب :۔ عزیزم! ہر طبقہ میں اچھے برے لوگ ہوتے ہیں۔ اسی طرح افسر شاہی یا افسرانِ بالا میں بھی اچھے برے لوگ ہیں۔ اگر بعض افسر عوام دشمنی کا ذہن رکھتے ہیں تو کچھ اہلِ دین بھی ہیں۔ تمام نوکر شاہی کو مطعون کرنا درست نہیں۔ میرے ساتھ اکثر افسران نے بڑا اچھا رویّہ رکھا اور ان کا سابقہ ریکارڈ بھی شاندار رہا ہے اور بعض افسران نے خبثِ باطن کا مظاہرہ کیا اور میں نے ان کے خلاف کاروائی کی اور میری رائے ہے کہ جس طرح سیاستدانوں کا محاسبہ ہو سکتا ہے اسی طرح غلط افسران کا بھی محاسبہ ہونا چاہیئے۔

رات کے گیارہ بج چکے تھے۔ میزبان جمعیتِ علمائے اسلام لاہور کے نائب امیر میاں محمد حنیف حقّ میزبانی ادا کر رہے تھے وہ ہمیں وقتاً فوقتاً ٹھنڈے گرم کا پوچھتے رہے۔ اسی وجہ سے ان کی یہ مداخلت خوشگوار ہوتی۔ میں آخری سوال کا پروگرام بنا چکا تھا

سوال :۔ اچکزئی صاحب! بلوچستان کی صورتِ حال کو بلوچی لیڈر اپنے رنگ میں پیش کر رہے ہیں۔ بلوچستان کی صحیح صورت حال کیا ہے؟

جواب :۔ بلوچستان کے لیڈر تو اپنی دکان سجانے کے لئے بڑی عجیب و غریب باتیں کرتے ہیں لیکن اصل مسائل کی طرف ان کا ذہن بھی نہیں جاتا۔ یہ درست ہے کہ بلوچستان کے حالات مخدوش ہیں وزارت کے دوران بھی مجھے ان سے شکایات پیدا ہوئیں کہ وہ عوام کی مشکلات پر توجہ نہیں دیتے اور ان کے مسائل میں اضافہ کا سبب ہیں۔ اگر انہوں نے محب الوطن اسلام دشمن پارٹیوں سے تعاون کیا تو نتائج سنگین ہونگے۔ بلوچستان میں بے روزگاری کا مسئلہ دردِ سر بن چکا ہے خصوصاً تعلیمیافتہ طبقہ کے لئے یہ ناقابلِ برداشت ہے۔ اسی طرح صوبہ کے ترقیاتی کاموں کی رفتار اور ان پر توجہ بھی اضطراب کا باعث ہے۔ ان ہی مسائل کو بعض لیڈر غلط رنگ میں پیش کر کے افراتفری پھیلانے کا پروگرام رکھتے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ سرکاری حکام کو اس پر خصوصی توجہ دے کر شکایات کا دروازہ ہی بند کر دینا چاہیئے۔ اگر سرکاری حکام نے اپنا موجودہ رویہ نہ بدلا تو نتائج کی تمام ذمہ داری ان پر عائد ہو گی۔

اب میں اپنا پروگرام مکمل کر چکا تھا۔ اچکزئی صاحب نے گرمجوشی سے مجھے رخصت کیا اور میزبان میاں حنیف صاحب

رواں دواں

زاھد بلند شہری

اصغر خان۔ انتخابی نعرے کی تلاش میں

پاکستان قومی اتحاد کے سابق حلیف ریٹائرڈ ایئر مارشل اصغر خان آجکل خاصے چہک رہے ہیں۔ کبھی اپنی جماعت کی مقبولیت کے دعوے کرتے ہیں اور کبھی مخالف جماعتوں کو کاغذی جماعتوں سے تشبیہہ دیتے ہیں۔

یہ علیحدہ بات ہے کہ خود ان کی اپنی جماعت ہی درحقیقت کاغذی جماعت ہے۔ اتحاد کے اکابر کے خلاف دشنام ترازی کرنا انہوں نے اپنی عادت میں شامل کر لیا ہے اور شاید یہ عادت اس وقت چھٹے گی جب قوم اپنی ووٹنگ پاور سے انہیں مسترد کر دے گی۔

ان کے پاس چونکہ کوئی انتخابی نعرہ نہیں ہے مگر پھر بھی جناب بھٹو کی جگہ پر کرنے کے لئے وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں اور اس کوشش میں ہیں کہ پیپلز پارٹی والے انہیں بھٹو کا نعم البدل تسلیم کرتے ہوئے تحریک استقلال میں شمولیت اختیار کر لیں۔

علیحدگی کے وقت انہوں نے نعرہ لگایا کہ قومی اتحاد والے نظام مصطفےٰ کے نفاذ کی کوششوں کے سلسلے میں مخلص نہیں ہیں۔ نیز یہ کہ قومی اتحاد سرمایہ داروں کا نظام مصطفےٰ لانا چاہتا ہے اور تحریک استقلال "غریبوں کا نظام مصطفےٰ" لائے گی۔

جناب بھٹو نے کہا تھا کہ "پیپلز پارٹی غریبوں کی پارٹی ہے" اور پھر قوم نے دیکھ لیا کہ "اس غریبوں کی پارٹی" نے قوم کو چھ سال میں اتنا غریب بنا دیا کہ سو روپے کی وقعت گھٹ کر ایک روپے پر رہ گئی۔

مسٹر اصغر خان اپنے خود تراشیدہ غریبوں کے نظام مصطفےٰ کے اس بت کو اکیلے ہی پوجیں۔ قوم ایسے نعروں کے مرحلوں سے متعدد مرتبہ گزر چکی ہے۔ کیونکہ "مسلمان ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا۔"

ہمیں حیرت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دورِ حیات میں کبھی نہیں فرمایا کہ یہ نظام غریبوں کا نظام کہلائے گا۔ تو اصغر خان کو یہ الہام ۱۴۰۰ سال کے بعد کیسے وارد ہوا کہ یہ نظام غریبوں کا نظام ہے اور اگر وہ نظام مصطفےٰ کو غریبوں کا نظام مصطفےٰ کہنے پر مُصر ہیں تو اس سلسلے میں شاہ احمد نورانی کی حمایت بھی حاصل کریں۔ مگر یہ کام اگر وہ پہلے کرتے تو اچھا تھا ممکن ہے انہیں حمایت بھی حاصل ہو جاتی۔ اب حمایت کے امکانات معدوم ہو چکے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اصغر خان نے صدر مملکت سے ملاقات کے بعد ایک پریس کانفرنس میں فرمایا ہے کہ

"میں مزاروں پر چادریں چڑھانے پر یقین نہیں رکھتا۔"

جبکہ نورانی میاں اور ان کی پارٹی کا بنیادی اور مقدس ترین کام تو مزاروں پر چادریں چڑھانا ہے۔ مزار خواہ کسی قسم کے ہوں۔ دیگر مزارات کو چھوڑ دیجئے پہلے بزرگانِ دین کے مزارات کو لے لیجئے کہ نورانی میاں کی نظر میں تو شاید وہ مسلمان مسلمان ہی نہیں جو مزارات پر ان کی طرح چادریں نہ چڑھائے۔

اس طرح تو نورانی میاں کے مسلک کے مطابق شاید اصغر خان مسلمان ہی نہ رہے۔ اصغر خان اپنے ایمان کی تجدید فرما دیں۔ فوراً ایک عدد چادر نورانی میاں کی معیت میں کسی ایک مزار پر چڑھائیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ نورانی میاں اختلافات کے باوجود انہیں پیپلز پارٹی والوں سے انتخابی ناطہ استوار کر لیں۔ کیونکہ سنی کانفرنس اور میلاد مصطفےٰ کانفرنسوں کا مالی انتظام بھی پیپلز پارٹی کے ان جاگیرداروں، نوابوں اور وڈیروں نے کیا تھا جو تحریک کے دوران قومی اتحاد کے جلوسوں پر گولیاں چلاتے رہے ان کی دوکانیں لوٹتے رہے اور اسلام کے خلاف باقاعدہ محاذ آرائی کی فضا قائم رکھی۔

اس "نیک کام" میں اصغر خان بھی کسی طرح پیچھے نہیں ہیں۔ وہ ہر ہر موقع پر پیپلز پارٹی کے کرتا دھرتاؤں سے تعاون اور تحریک میں شرکت کی بھیک مانگنے کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔

پیپلز پارٹی والوں کو ناصر باغ لاہور کے پیپل کے اونچے درخت پر الٹا ٹانگنے کے لئے گلا پھاڑ پھاڑ کر اعلان کرنے والے اصغر خان بالکل اسی طرح ان کا تعاون اور حمایت حاصل کرنا چاہتے ہیں جسطرح وہ مسلح افواج کو مارشل لاء کی دعوت دے کر مارشل لاء حکومت کی مخالفت کر رہے ہیں

معلوم نہیں وہ ہر سال کتنے جون بدلتے ہیں انہیں ہمارا یہ مشورہ ہے کہ ہر نیا بیان دینے سے قبل پرانے بیانوں کے علاوہ اپنی حیثیت اور وقت کا خیال بھی رکھا کریں۔ ورنہ ایک وقت آئے گا جب اصغر خان کے رنگ رنگ کے بیانات خود انہیں بھان متی کا کنبہ معلوم ہوں گے۔

ہمیں حیرت ہے کہ اصغر خان اتنے ضدی کیوں واقع ہوئے ہیں۔ اتنے ضدی تو بھیک مانگنے والے بھکاری بھی نہیں ہوتے۔ ایک مرتبہ کی دھتکار نے کے بعد دوبارہ اس در پر نہیں جاتے۔ مگر یہاں معاملہ اس کے برعکس ہے کہ اصغر خان بار بار پیپلز پارٹی والوں کی درپردہ حمایت کر کے انہیں اپنے ساتھ ملانے کی ترغیب دے رہے ہیں۔

اپنے اس منصوبے کو سچائی کا جامہ پہنانے

باقی صفحہ ۲۲ پر

ماہنامہ الرشید کا مدنیؒ و اقبالؒ نمبر

جامعہ رشیدیہ ساہیوال پاکستان بھر کے دینی اداروں میں ایک ایسا منفرد ادارہ ہے کہ جو دینی، علمی، تعلیمی، تدریسی، تبلیغی، سماجی اور معاشرتی خدمات کے ساتھ ساتھ تحریری و تحقیقی خدمات کا بار گراں بھی اپنے دوش پر اٹھائے ہوئے ہے۔ جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے بانی اور سرپرستوں میں اپنے دور کے اہل دل، اہل کمال اور اولیاء کاملین رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس ادارے نے مرور زمانہ کے باوجود اپنا ہر قدم ترقی کی جانب بڑھایا ہے اور ملک و قوم کی ہر نازک مرحلے اور ہر بحرانی موقع پر اپنی بساط سے بڑھ کر خدمت کی ہے۔ پاکستان میں اسلامی نظام کی تنفیذ اور مجموعی ملی مقاصد کے حصول کے لیے جتنی بھی تحریکیں اٹھیں یہ ادارہ ان سب تحریکوں میں ہراول دستے کا کام دیتا رہا اس ادارے کے مدرسین و طلباء میں ہر دور میں جہادی اسپرٹ کارفرما رہی ہے اور ان بوریہ نشین مجاہدین میں ہمیشہ عقابی روح بیدار و برقرار دیکھی گئی ہے۔

ایسا ہونا بھی ضروری اور لابدی تھا کیونکہ جس خانوادۂ علم و عمل اور جس طبقۂ سرفروش سے ان بوریہ نشینوں کو نسبت ہے۔ اس نے گزشتہ دو سو سال سے اپنے مقدس خون سے شجر اسلام اور تحریک حریت کی آبیاری کی۔ اور ہر مرحلہ پر بڑی سے بڑی تحریک کی قیادت کا سہرا ان جانبازان ملک و ملت کے سر رہا خواہ وہ تقسیم ہند سے قبل کی تحریک بالاکوٹ ہو یا ۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی ہند تحریک خلافت ہو یا تحریک ریشمی رومال تحریک استخلاص وطن ہو یا تحریک پاکستان اور تقسیم کے بعد بھی تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء اور تحریک نظام مصطفیٰ ایسی دو عظیم الشان تحریکیں اسی فکر ولی اللّٰہی کے وارثوں اور سرپرستوں کی قیادت و رہنمائی میں منزل مراد کو پہنچی۔

القصہ یہ کہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال کا تعلق اسی فکر ولی اللّٰہی سے ہے اور اسی فکر کی جوت جگائے ہوئے ہے جس طرح شاہ ولی اللہ میں شان جامعیت پائی جاتی تھی ان سے منتسب اداروں میں بھی وہی جامعیت کی جلوہ ریزی دیدۂ بینا کو نظر آتی ہے۔ جامعہ رشیدیہ نے دیگر گوناگوں خدمات کے علاوہ گزشتہ چند سالوں میں دو ایسے کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں جو رہتی دنیا تک یاد رہیں گے اور جنہیں آنے والا غیر جانبدار مؤرخ کبھی فراموش نہیں کر سکتا اور خصوصاً طبقۂ اہل علم اور ولی اللّٰہی مکتب فکر کے حاملین کے لیے یہ دو کارنامے گنجینۂ گراں مایہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

پہلا کارنامہ یہ کہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال کا آرگن ماہنامہ "الرشید" جو جامعہ کے ناظم اور ملک کے ممتاز معروف عالم دین حضرت مولانا فاضل حبیب اللّٰہ کی زیر ادارت نکلتا ہے نے ایک ضخیم دارالعلوم دیوبند نمبر نکالا جس کی تقریب رونمائی کے لیے حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند کو منتخب کیا گیا اور انہی کے مبارک ہاتھوں سے سینکڑوں علماء و فضلا اور ہزاروں جاں نثاران دارالعلوم دیوبند کی موجودگی میں یہ پُرشکوہ تقریب انجام پذیر ہوئی۔

اس ایمان افروز تقریب میں بہت سے جید علماء فاضلین اور شعراء کرام نے نظم و نثر میں دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ ہمہ جہت خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور ماہنامہ الرشید کے دارالعلوم دیوبند نمبر کے فاضل مرتبین خصوصاً مجاہد کبیر حضرت مولانا فاضل حبیب اللّٰہ صاحب اور مکتبہ رشیدیہ لاہور کے ڈائریکٹر و الرشید کے مدیر معاون برادر بزرگ حافظ عبدالرشید ارشد صاحب کی کاوشوں اور کوششوں کو بنظر استحسان دیکھا گیا اور خوب خوب سراہا گیا۔

اس سلسلے میں ایک قابل ذکر بات یہ ہے کہ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام اور صدر پاکستان قومی اتحاد نے حضرت قاری صاحب کی تقریر سے قبل دارالعلوم کی صد سالہ خدمات پر بھرپور روشنی ڈالی۔ آخر میں جناب حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے اپنے فاضلانہ خطاب میں بتایا کہ دارالعلوم کی بنیاد کے محرکات کیا تھے اور یہ داعیہ کیسے پیش آیا کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بظاہر ناکامی کے بعد ایک مدرسہ اسلامیہ کی بنیاد رکھی جائے انہوں نے اپنے جامع مانع خطاب میں دارالعلوم دیوبند کو دلائل و براہین کی روشنی میں الہامی مدرسہ قرار دیا۔

ماہنامہ الرشید کا یہ عظیم و جلیل نمبر اہل علم و فضل کے ہاتھوں میں ہے اور اسے اس سمت میں کام کرنے والوں کے لیے ایک بے بہا تاریخی دستاویز کا نام دیا جا رہا ہے اور بجا طور پر یہ کہا جا رہا ہے کہ اس رخ پر آئندہ کام کرنے والے اس جلیل القدر نمبر کو بطور حوالہ استعمال کریں گے۔ جن حضرات کی ابھی تک اس نمبر کی طرف توجہ نہیں ہوئی انہیں چاہیے کہ وہ جلد اس نمبر کو حاصل کریں اور اپنے تاریخی ذوق کو جلا بخشیں۔

جامعہ رشیدیہ ساہیوال نے دوسرا کارنامہ حال ہی میں انجام دیا ہے کہ ماہنامہ الرشید کا ایک اور تاریخ ساز نمبر مدنیؒ و اقبالؒ نمبر کے نام سے اہل علم اور اہل بصیرت کی خدمت میں پیش کیا ہے

باقی صفحہ ۲۲ پر

مدنیؒ و اقبالؒ کی دیگر خصوصیات کے علاوہ ایک سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ملت اسلامیہ کے ان دو عظیم رہنماؤں حضرت مدنیؒ اور علامہ اقبالؒ کے خالص علمی اختلاف کو بیان کرتے ہوئے اعتدال کے دامن کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ جیسا کہ موجودہ دور کے بعض طرفداران مدنیؒ و اقبال کا یہ ذوق بن چکا ہے کہ وہ ان دو عظیم شخصیتوں کے نام پر افراط و تفریط کا شکار ہو جاتے ہیں اور کسی ایک شخصیت کی طرفداری میں حق و انصاف کا پرچم ہاتھ سے چھوٹنے لگتا ہے۔

ہمیں یہ بات نہایت دکھ کے ساتھ کہنی پڑ رہی ہے کہ سال اقبالؒ کے دوران اقبال پر لکھنے اور بولنے والوں کی اکثریت کا موضوع سخن لے دے کر وہ ثلاثی رباعی ہی بن کر رہ گئی تھی جس میں علامہ اقبالؒ نے غلط فہمی کی بنیاد پر مولانا حسین احمد مدنیؒ کو مورد الزام ٹھہرایا ہے ان دانشوران سہل کوش و سہل انگار کو اقبال کے تمام تر مجموعہ نظم و نثر میں سے اگر کوئی چیز یاد رہ گئی ہے تو وہ یہ رباعی ہے جس سے اقبال نے کمال انصاف پسندی اور فراخدلی سے کام لیتے ہوئے حقیقت حال منکشف ہو جانے پر رجوع فرما لیا تھا۔

ہم وثوق سے کہتے ہیں کہ اگر اقبال کی زندگی میں ان کا یہ مجموعہ اشعار مرتب ہوتا تو وہ ہرگز اسی رباعی کو اپنے مجموعہ کلام میں شامل نہ ہونے دیتے اور عقل و انصاف کا تقاضا بھی یہی تھا کہ یہ رجوع فرمودہ رباعی ان کے کلام میں شامل نہ کی جاتی جیسا کہ اقبال کے کلام سے دیگر مشاہیر کے خلاف لکھے ہوئے اشعار کو قلم زد کر دیا گیا خاص طور پر بانیٔ پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے خلاف حضرت علامہ کے اشعار مگر افسوس کہ ہمارے ان اقبالی مجرموں کو آج تک بھی یہ توفیق نہیں ہوئی کہ اس قصۂ پارینہ کو خیرباد کہہ دیا جائے جو آج سے تقریباً چالیس سال قبل دو بڑوں کے مابین غلط فہمی کی بنیاد پر پیش آیا تھا۔

علامہ مرحوم کے ان فداکاروں کو اتنی فرصت ہی نہیں کہ وہ روزنامہ احسان کی ان فائلوں کو کھنگالیں جن میں علامہ طالوت مرحوم کی وساطت سے ان دو بڑوں نے باہمی غلط فہمی کو دور کر لیا تھا روزنامہ احسان مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۸ء میں مولانا مدنی کا یہ بیان شائع ہوا کہ "میں نے مسلمانوں کو وطنی قومیت اختیار کرنے کا مشورہ نہیں دیا۔"

اس کے علامہ اقبالؒ نے کشادہ قلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اس اعتراف کے بعد ان پر اعتراض کرنے کا کوئی حق باقی نہیں رہتا اس کے ساتھ ہی علامہ موصوف نے یہ بھی ببانگ دہل فرمایا کہ "میں مولانا مدنی کے احترام میں ان کے کسی معتقد سے پیچھے نہیں ہوں" اس اعتراف و اقرام کے بعد تو علامہ کے نام پر چلنے والوں کو کم از کم یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ ان کے موقف سے ہٹ کر مسلمانوں کی اس متاع عظیم کو نشانۂ طنز تعریض بنائیں جس نے ۱۲ سال تک روضۂ رسول کے سایہ میں بیٹھ کر درس حدیث دیا ہے اور نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ ملک و ملت کی خدمت کی ہے جس نے فرنگی سامراج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی ہے جس کی فقید المثال اور لازوال قربانیوں پر جزیرۂ مالٹا کے شب و روز اور خالق دینا ہال کراچی کے در و دیوار آج بھی شہادت دے رہے ہیں۔

ہم ان اقبال کے شیدائیوں سے مؤدبانہ عرض کریں گے کہ وہ ان رفت و گذشت اور پارینہ و پامال بحثوں کو چھوڑیں ان بے مقصد دلائل و طائل بحثوں سے نہ تو روح اقبال کو ہی خراج عقیدت پیش کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ملک و قوم کی کوئی خدمت ہو سکتی ہے۔ اقبال کے ان دوست نما دشمنوں کو اقبال کا وہ کلام کیوں نظر نہیں آتا جو انہوں نے نظم و نثر میں جھوٹی نبوت کے خلاف لکھا ہے قادیانیت کے خلاف ان کے قلم سے نکلی ہوئی ایک ایک سطر کو آخر کیوں طاق نسیان کے حوالے کر دیا گیا ہے اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے یہ اقبال کی محبت میں مگرمچھ کے آنسو بہانے والے کیوں قلم نہیں اٹھاتے جس نے اقبال سے دن کا چین اور رات کا آرام چھین لیا تھا مغربی افکار کے خلاف اقبال نے جو کچھ کہا ہے اس سے کیوں آنکھیں موند لی گئی ہیں۔ کیا وہ اب کلام اقبال کا حصہ نہیں رہا یا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی افادیت ختم ہو گئی ہے یا وہ کلام ہمے ان دانشوران عصر حاضر کی نگاہ نیم باز میں محل نظر ہے۔

ہمیں ان دانشوروں کے طریقۂ کار وہ کہنی اور پرویزی حیلوں کی داستان معلوم ہے اور ہم جانتے ہیں کہ ان کی ڈور کہاں سے ہلتی ہے اور ان کے اس فکر پریشاں کو آب و دانہ کونسی ذات شریف مہیا کر رہی ہے پردۂ زنگاری میں بیٹھ کر ناوک افگن کرنے والے اس معشوق کہن سال سے بھی نمٹا جا سکتا ہے مگر وطن کے حالات اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ قوم کو ایک نئے محاذ پر الجھا دیا جائے ورنہ شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر پھینکنے والے اس "بوڑھے محقق" کے لیے ایک ہی پتھر کافی ہے جو کلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں کیڑے نکالتا ہے اور کلام اقبال کی آڑ لے کر ملت اسلامیہ کو دست و گریباں دیکھنا چاہتا ہے۔

بات طویل ہوتی جا رہی ہے لکھنے کو اور بھی بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے مگر ہم آخری بات "ان دردمندانہ اسلام" اور "خیر خواہان وطن" کی خدمت میں عرض کرنا چاہتے ہیں کہ خدارا وہ سوچیں کہ اگر خوابیدہ فتنوں کو کام و دہن کی لذت کے لیے آئے دن ہوا دی جاتی رہی تو اس ملک کا کیا بنے گا جو اتنی عظیم و کثیر قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا ہے۔ جس کا تصور بھی ہم پر لرزہ طاری کر دیتا ہے۔ یہ ٹھنڈے دل سے سوچنے کی بات ہے کہ ان پامال موضوعات سے وہ ملک و قوم کی کونسی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ان کی نظر سے وہ لٹریچر ابھی تک نہیں گزرا جو اس رباعی کے بعد ان دونوں رہنماؤں اور ان کے سچے طرفداروں کی زبان و قلم سے نکلا تھا تو وہ اب اس کا غیر جانبدارانہ اور غیر معاندانہ مطالعہ کر لیں اس مطالعہ کے لیے نہ تو بہت ساری لائبریریوں کو کھنگالنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی بہت سی کتابوں کی گرد جھاڑنے کی زحمت اٹھانی پڑے گی۔ اس کے لیے ماہنامہ الرشید کا مدنی و اقبال نمبر ہی کافی رہے گا اس نمبر میں جانبین کے معتدل مزاج لکھنے والوں کا تحریری اثاثہ یکجا کر دیا گیا ہے خود حضرت علامہ کی اپنی تحریریں بھی بلا کم و کاست اسی عظیم الشان نمبر میں آگئی ہیں اور حضرت مدنی کے متوسلین و غیر جانبدار تجزیہ نگاروں کی نگارشات بھی اسی نمبر کی جان ہیں ہند و پاک کے معروف معتدل مزاج اہل قلم نے شستہ و رفتہ انداز میں خامہ فرسائی کی ہے وہ قابل صد تحسین ہے۔ مولانا

گل شاہ حنیف سالک - ایم - اے اسلامیات گولڈ میڈلسٹ شعبۂ اسلامیات پشاور یونیورسٹی

فلسفہ ولی اللہی کی روشنی میں شہدائے بالاکوٹ کی جدوجہد

اسلامی خلافت کے قیام کیلئے شاہ اسمٰعیل شہیدؒ اور سید احمد شہیدؒ کی قربانیاں

اسلام اور ہادیان اسلام کی تابناک چودہ سو سالہ تاریخ صرف مقبول اور باعظمت ہی نہیں۔ بلکہ ہر زمانہ اور ہر قرن میں عالم انسانیت کے لیے ایک مکمل ضابطہ حیات اور رہنمائے عظیم کا کام دیتا رہا ہے۔ اور اس طرح بلا تفریق مذہب و ملت، انسانیت کی رہنمائی کے لیے بہتر اخلاق و معاش کا اصول پیش کئے ہیں اسلام کے اس عظیم پروگرام کو محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتھک جدوجہد اور رہنمائی نے عالمگیر بنا دیا۔ جبکہ خلفاءِ راشدین رضی اللہ تعالیٰ اجمعین نے اس نظام کی بقاء کامیابی کے لیے اسلامی خلافت کے ذریعہ اس پروگرام کو پوری دنیا تک پھیلایا۔

ہندوستان میں اسلامی اقتدار کے قیام کا سلسلہ اورنگزیب عالمگیر بادشاہ غازی کے دور تک قائم رہا جبکہ بعد میں انگلستان کی سامراجی طاقتوں نے برصغیر پر اپنا قبضہ جماتے اور ہندوستان کو آزادی کی اس نعمت سے محروم کرنے کی کوشش تیز کر دی۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ نے اسلامی اقدار کی بنیادوں کو مضبوط اور مستحکم بنانے کے لیے اصلاح کی انقلابی تحریک شروع کر دی اور عظیم اسلامی معاشرتی پروگرام کا ایک منشور و دستور "حجۃ اللہ البالغہ" تیار کر کے مسلمانوں کو اپنی کھوئی ہوئی حقیقت کی بحالی کی رہنمائی اور احساس دلایا۔ اس طرح ولی اللہ خاندان و نسل میں یہ سلسلے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ اور حضرت شاہ عبدالقادرؒ کے ہاتھوں چلتا رہا۔

اس وقت ہندوستان کے حالات بدستور خراب ہوتے رہے۔ انگریز نے سات ہزار میل دور انگلستان سے برصغیر آ کر قبضہ جمانے کی کوشش شروع کر دی۔

تمدنی اغراض کے لیے انگریزی اثر کی ابتداء ۱۷۷۳ء سے شمار کی جاتی ہے اور اس تاریخ کی ابتداء اس ایکٹ سے شروع ہوتی ہے جو برطانوی پارلیمنٹ نے ہندوستانی سیاست کے انتظام کے لیے پاس کیا تھا۔ جبکہ سیاسی و اقتصادی ہنگامے جنگ پلاسی ۱۷۵۷ء سے شروع کئے۔ اس وقت انگریز کو بنگال، ہندوستان کے ایک بڑے حصے میں کافی کامیابی حاصل ہوئی۔ سندھ اور بلوچستان میں ملتان اور پنجاب۔ سرحد کشمیر میں سکھوں کا قبضہ تھا۔ اب اسلامی خلافت کے قیام اور انگریز سے آزادی کے لیے شاہ ولی اللہ کے انقلابی پروگرام کو سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ نے عملی طور سے ہمکنار کرنے کے لیے باقاعدہ جدوجہد کا آغاز کر لیا۔

سید احمد شہیدؒ یکم محرم ۱۲۰۱ھ رائے بریلی میں پیدا ہوئے۔ ابتداء میں والد محترم نے انہیں تعلیم کے لیے لے گئے۔ جبکہ وہ تعلیم حاصل کرنے سے کنارہ کشی اختیار کرنے لگے۔ والد صاحب نے بالآخر سید احمدؒ کا معاملہ خدا کے حوالے کر دیا۔ لیکن خداوند تعالیٰ نے ولی اللہی مشن کی کامیابی کے لیے سید احمدؒ کو ہی ازل سے منتخب فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں لدنی علم کی روشنی عطا فرمائی ایک بار ہندوستان کے مشہور و معروف منطقی عالم حضرت علامہ فضلِ حق خیرآبادی نے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ جب پشاور کی ایک مقامی مسجد میں مناظرہ شروع ہوا تو حضرت علامہ موصوف ان کے پاؤں میں گر کر معافی مانگنے لگے۔ اور یوں علامہ مرحوم نے نام نہاد وہابی الزامات پر رنجیدہ خاطر ہو کر تحریک آزادی کے لیے مجاہدین کے ساتھ شامل ہو گئے۔ سید احمد شہیدؒ نے ٹونک میں میر احمد خان کی فوج میں چھ سال تک سپہ گری کی تربیت حاصل کی۔

تحریک آزادی کے دوسرے چراغ راہ حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ۔ نسلاً شاہ ولی اللہ کے پوتے تھے اور ولی اللہی خاندان کی تحریک کا مورث اعلیٰ تھے۔ پندرہ سولہ سال کی عمر میں ضروری علوم پر کافی دسترس حاصل کی علمی مقبولیت کا حد یہ رہا کہ بڑے بڑے مسائل کا جواب کتابوں کے بغیر دیتے۔ حافظہ اتنا تیز تھا کہ بیک وقت پانچ آدمی سامنے بٹھا کر پانچ مختلف مضامین لکھواتے اور لکھنے والوں کا قلم نہیں رکتا..... عربی، فارسی اور اردو کے مایۂ ناز ادیب تھے۔ انہوں نے اصلاح کی انقلابی کتاب "تقویۃ الایمان" تصنیف فرمائی جو اپنے دور میں مقبولیت کی آخری حد تک پہنچ گئی۔

مولانا عبیداللہ سندھیؒ اپنے حالات میں لکھتے ہیں کہ دوران تعلیم مجھے، ایک استاد کے ہاتھ سے تقویۃ الایمان کا ایک نسخہ ملا۔ جو پڑھ کر مجھے اسلام کی طرف مائل کرنے لگا۔ مشہور مصنف شیخ محمد اکرام اس کتاب کے بارے لکھتے ہیں "تقویۃ الایمان" اردو زبان میں اس وقت لکھی گئی جب اس زبان کو گھٹنوں چلنا نہ آتا تھا۔ حیرت ہوتی ہے کہ اس زمانہ میں جب لوگ، اردو نثر میں گنتی کی کتابیں تھیں۔ ایک صاحب کمال۔ نے اس میں کیا جادو بھر دیا ہے۔ اور اپنے خیالات کو کتنی خوبی سے ادا کیا ہے۔

حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ بڑے بہادر خوبصورت

اور خوب سیرت اوصاف کے مالک تھے۔ پیدائش ۱۱۹۳ھ بمطابق ۱۷۷۹ء کو مظفر گڑھ میں ہوئی۔ ۱۲۴۶ھ بمطابق ۱۸۳۱ء کو ۵۲ سال کی عمر میں سامراجی سازش کے نتیجہ میں سید احمد شہیدؒ اور مجاہدین آزادی کے قافلہ کی معیت میں شہید کر دیئے گئے۔

شاہ اسماعیل شہیدؒ اور سید احمد شہیدؒ نے ابتداء میں اپنے آبائی وطن میں اصلاح کی مہم شروع کر دی۔ شاہ اسماعیل شہیدؒ نے دہلی جامع مسجد میں ہزاروں عاقبت نااندیشوں کو اخروی فلاح کی راہ پر لائے سید احمد شہیدؒ نے بعد میں اسماعیل شہیدؒ کی معیت میں حج کے لیے تشریف لے گئے۔ مفکر اسلام اور امام انقلاب، مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب علماء ہند کی تاریخ کے سلسلے میں لکھتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں مجاہدین آزادی پر وہابی ہونے کا ایک غلط سازش کے تحت فتویٰ لگایا گیا تھا۔ کیونکہ جب سید احمد شہیدؒ حج کے لیے گئے تھے تو کئی برس قبل عبدالوہاب نجدی انتقال کر گئے تھے۔ یہ غلط ہے کہ اپنے قیام کے دوران انہوں نے عبدالوہاب نجدی سے تاثرات و تربیت حاصل کی۔ بلکہ یہ الزام سامراجیوں کی ایک سوچی سمجھی بے بنیاد سازش کی ایک کڑی ہے۔

حج سے واپسی کے بعد دونوں نے وطن کی آزادی اور اسلامی فتوحات کے قیام کے لیے اپنی اصلاحی مہم تیز تر کر دی۔ اسلامی خلافت کے قیام کی جدوجہد کا باقاعدہ آغاز کیا گیا اور، جمادی الآخر ۱۲۴۱ھ بمطابق ۱۷ جنوری ۱۸۲۶ء میں اپنے قافلہ کو روانہ کر کے درہ بولان، قندھار، کابل، بہاولپور، شکار پور اور حیدر آباد سے ہوتے ہوئے پشاور پہنچے۔

ابتدائی تحریک کے آغاز میں انہوں نے پشاور اور مردان پر قبضہ کر لیا۔ پشاور، شیدو اور اکوڑہ خٹک کے مقامات پر کئی جنگ لڑیں اور فتح و کامرانی کے ساتھ آگے بڑھتے رہے۔ اسی وقت انگریز نے اپنی سازش شروع کر دی۔ اور ان کے ظلم وستم اور ابتدائی حملوں کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔ ۱۱ جنوری ۱۸۲۶ء کو پشاور اور مردان پر قبضہ کے بعد عزم بالجزم کا یہ قافلہ مجاہدین آزادی ہزارہ کی طرف بڑھتا ہوا روانہ ہوا اور جہاد کے آغاز سے مرکز کے لیے سرزمین ہزارہ کا انتخاب کیا گیا۔ وادیٔ بالاکوٹ کے مقام پر مجاہدین نے اپنا ڈیرہ ڈال دیا۔ اب پورے ہندوستان میں اسلامی خلافت کے قیام کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔ جب انگریز سامراج نے مجاہدین کی ان کامیابیوں اور تحریک کو دیکھا تو خائف ہو کر ان کی ناکامی کے لیے مختلف تدابیر اور سازشیں تیار کی گئیں اور اس کے لیے نام نہاد مسلمانوں کے انتخاب کو مؤثر ذریعہ بنایا گیا۔

بالآخر مجاہدین آزادی کا یہ قافلہ اس سازش کے نتیجے میں سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کی معیت میں ۲۴ ذیقعدہ ۱۲۴۶ھ بمطابق ۶ مئی ۱۸۳۱ء میں بالاکوٹ کے مقام پر جام شہادت نوش کر گئے۔ ہندوستان کے مشہور مؤرخ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی نے ان کے متعلق اپنے زریں خیالات کا اظہار کچھ اس طرح کیا ہے کہ "افسوس اگر مجاہدین آزادی کا یہ قافلہ جلد ہی سازش کا شکار نہ ہوتا تو انیسویں صدی عیسوی کی تحریک عالم اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور ایک اور باب بن جاتا۔

درحقیقت قیام پاکستان کا تصور بھی ان مجاہدین آزادی نے پیش کیا تھا۔ اور ان مجاہدین آزادی کی قربانیوں کے نتیجے میں برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں کو حیات نصیب ہو سکی۔

سید احمد شہیدؒ کا ایک چغہ اب بھی پشاور کے عجائب گھر میں موجود ہے۔ جبکہ شاہ اسماعیل شہیدؒ کا مزار شریف بالاکوٹ میں موجود ہے۔ ضروری ہے کہ حکومت پاکستان ان نوادرات کو محفوظ بنانے کے انتظامات کریں۔ شہداء کی یاد منانے اور ان کی تاریخ کو تعلیمی تاریخ میں واضح طور سے شامل کیا جائے جو ہندوستانی قوم سے زیادہ پاکستانی قوم کو باعث فخر ہے۔

بقیہ: رواں دواں

کے لئے اصغر خان نے لوڈ ڈیرو جانے کا پروگرام بنایا اور پہلے شکار پور پہنچے۔ ممتاز بھٹو کے بیان کے مطابق اگر اصغر خان لوڈ ڈیرو آتے تو ان کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا۔ "لوڈ ڈیرو میں کافی لوگ جمع ہو گئے تھے لیکن جب اصغر خان کو معلوم ہوا تو وہ شکار پور سے واپس چلے گئے"

جبکہ اصغر خان سفید جھوٹ کا سہارا لے رہے ہیں اس میں ان کا کوئی قصور نہیں ہے قصور صرف اس خفت کا ہے جو شکار پور میں انہیں اٹھانی پڑی۔ ممکن ہے خانصاحب اس خفت کو پیپلز پارٹی والوں کی طرح "سیاست" سمجھ کر ہضم کر لیں کیونکہ ایسے سیاستدانوں کے لئے ہر چیز زود ہضم ہوتی ہے۔

بقیہ: مدنی و اقبال نمبر

حفیظ الرحمٰن سہاروی نے اپنے مضمون میں جس بصیرت افروزی کا ثبوت دیا ہے وہ قابل داد ہے اس عظیم الشان نمبر میں مندرجہ ذیل مضامین کی فہرست ملاحظہ فرمائیے۔ نعت عقیدت، خطبۃ الرشید تذکرۂ محمودؒ، سوانح مدنیؒ، نظم، مولانا سید اسعد مدنی متحدہ قومیت اور اسلام، مسئلہ قومیت اور اسلام مسلم قومیت کا مسئلہ، عبرت، ڈاکٹر اقبال کی تنقیدات عادی مجرموں کی زبان درازیاں، اقبال بنام اقبال، مکتوبات مدنی، حضرت مدنیؒ و حضرت تھانویؒ، مسئلہ قومیت کی نوعیت، حضرت سید مدنیؒ و اقبالؒ ثلاثی رباعی کا تجزیہ، ڈاکٹر اقبال اور فتویٰ تکفیر، ذکر اقبال بنام اقبال، منکرین و ڈاکٹر اقبال اور ظفر علی خان، نظریات اقبال، اقبال اور علماء، ڈاکٹر اقبال اور علامہ انور شاہ، اقبال اور انجمن حمایت اسلام، اقبال اور وہابی تحریک، اقبال اور عصری نظام تعلیم، ذکر علامہ طالوت، پرویزان این عصر، کیا اقبال منکر الحدیث تھے، ایک اور فتنہ لیڈر اعظم، عکس خطوط۔

ہم حضرت مدنیؒ کے ان کروڑوں عقیدتمندوں سے بھی عرض کریں گے کہ وہ ماہنامہ الرشید کے اس نمبر کا ضرور مطالعہ کریں اپنی لائبریریوں، مکتبوں اور دینی مدرسوں میں اس نمبر کو رکھیں تاکہ اہل علم استفادہ کرتے رہیں۔ آفسٹ پیپر پر طباعت اور عمدہ کتابت و ٹائٹل کے باوجود موجودہ دور میں قیمت بھی صرف ۲۰ روپے ہے جو شاید اس نمبر کے مدیر شہیر حضرت مولانا فاضل حبیب اللہ صاحب نے مشنری جذبہ کے تحت رکھی ہے۔

پتہ: فاضل حبیب اللہ رشیدی ناظم وصدر مہتمم جامعہ رشیدیہ ساہیوال۔

اکرام القادری

جماعتی انتخابی سرگرمیاں

موضع سعی سہو تحصیل کبیروالہ

سرپرست ، مولانا دین محمد صاحب، حاجی چراغ محمد صاحب
امیر.......... چوہدری غلام نبی
نائب امیر........ حاجی محمد باقر
ناظم عمومی .... چوہدری حبیب الرحمن
ناظم .... چوہدری احمد یار
خازن.......... صوفی رب نواز
سالار .... محمد حسین
ناظم نشرو اشاعت ...... محمد اسماعیل

فاضل شاہ تحصیل کبیروالہ

امیر .. .. مولانا ظفر احمد صاحب
نائب امیر اول...... حافظ مشتاق احمد
نائب امیر دوم .... صوفی غلام فرید
ناظم عمومی .... مہر محمد مراد
ناظم .... امام بخش
ناظم دوم .... رجب علی
خازن .... منظور حسین
سالار .... محمد بخش
ناظم نشرو اشاعت ...... محمد شفیع

نند پور کبیروالہ

امیر .... چوہدری نور محمد
نائب امیر.......... چوہدری محمد امین
ناظم عمومی .... رانا سعید احمد
ناظم .... بشیر احمد
خازن .... چوہدری موسیٰ خان
سالار .... صوفی عبدالغفور
نائب امیر دوم...... محمد صدیق

باگڑ سرگانہ کبیروالہ

سرپرست......... مولانا محمد صدیق
امیر.......... میاں ظہور حسین
نائب امیر اوّل...... حاجی گل محمد
نائب امیر دوم...... میاں شیر محمد
نائب سوم .... میاں محمد فاضل
ناظم عمومی .... حاجی محمد اکرام
ناظم اوّل .... میاں زبیر احمد
ناظم دوم .... روشن دین
ناظم سوم .... محمود الحسن شاہ
خازن .... میاں مشتاق احمد
سالار......... میاں منظور احمد نمبردار
ناظم نشریات ۱ ..... حاجی سکندر حیات
" " ۲ ..... محمد ایوب

نواں شہر کبیروالہ شمالی

امیر.......... مولانا محمد نواز قریشی
نائب امیر...... حاجی محمد عارف
ناظم عمومی .... محمد اسلم
ناظم .... صوفی محمد عبداللہ
خازن .... میاں سلطان احمد
سالار .... بشیر احمد
ناظم نشرو اشاعت...... میاں نور محمد۔

نواں شہر غربی کبیروالہ

سرپرست .... حافظ ولی محمد صاحب
امیر.......... مولانا عبدالشکور
نائب امیر اوّل ۔ حاجی محمد حیات پنیاں ایڈووکیٹ
نائب امیر دوم .... قاضی نور محمد

ناظم عمومی .... محمد اقبال
ناظم .... صوفی محمد عاشق
خازن .... میاں سلطان محمد
سالار .... صوفی حق نواز
ناظم نشرو اشاعت .... ڈاکٹر محمد اسلم

جسو کانوں کبیروالہ

امیر .... مولانا عبدالحق صاحب
نائب امیر.......... حاجی کرم صاحب
ناظم عمومی .... خان محمد صدیق خان
ناظم .... خان محمد
خازن .... شیخ محمد یار
سالار .... چوہدری ہیتم
ناظم نشرو اشاعت....... حافظ محمد شریف

جھلار مدینہ، کبیروالہ

امیر .... مولانا محمد امان اللہ خان
نائب امیر.......... سید چراغ شاہ
ناظم عمومی .... سید بہادر شاہ
ناظم .... حافظ سعد اللہ
خازن.......... محمد ادریس
سالار .... سید احسن شاہ

سرائے سدھو، کبیروالہ

امیر .... صوبیدار مختار علی خان
نائب امیر .... قاری شمس الحق صاحب
ناظم عمومی .... شیخ اکبر علی خان غوری
ناظم اوّل .... عبدالغفور صاحب
ناظم دوم .... محمد اسماعیل صاحب
خازن ۔ محمد اسماعیل ۔ سالار ۔ صوبیدار محمد بشیر
ناظم نشرو اشاعت........ محمد حفیظ صاحب

انتخابی پروگرام ضلع ملتان

۲؍مئی ۱۰ بجے صبح دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام ملتان کا اجلاس منعقد ہوا سید خورشید عباس گردیزی امیر ضلع ملتان نے صدارت کی نظام مصطفیٰ کانفرنس لاہور میں جوش و خروش سے حصہ لینے کا فیصلہ ہوا اسپیشل ٹرین اور بسوں کے ذریعہ قافلے لاہور جائیں گے۔

ہر تحصیل سے ایک سو رضاکار انصار الاسلام کے کانفرنس میں شریک ہوں گے۔

کبیروالہ تحصیل ۲؍جون بوقت ظہر۔ نگران سید خورشید عباس گردیزی، مولانا عبدالقادر قاسمی

خانیوال تحصیل ۳؍جون بوقت ۱۰ بجے صبح نگران سید خورشید عباس گردیزی، مولانا عبدالقادر قاسمی

شجاع آباد تحصیل ۶؍جون بوقت ۱۰ بجے صبح نگران۔ سید خورشید عباس گردیزی، مولانا عبدالقادر قاسمی

لودھراں تحصیل ۹؍جون بوقت ۱۰ بجے صبح۔ نگران: سید خورشید عباس گردیزی، مولانا عبدالقادر قاسمی

ملتان تحصیل ۱۱؍جون بوقت ۱۰ بجے صبح۔ نگران سید خورشید عباس گردیزی، مولانا عبدالقادر قاسمی

شہر ملتان تحصیل ۸؍جون بوقت بعد نماز جمعہ۔ نگران: سید خورشید عباس گردیزی، مولانا عبدالقادر قاسمی

تحصیلوں کے انتخاب کے لیے ضلعی ارکان ووٹ کے حق دار ہوں گے۔

ابتدائی انتخابات مکمل کرانے کے لیے درج ذیل حضرات ناظم انتخابات ہوں گے۔

تحصیل کبیروالہ: مولانا عبدالکریم نعمانی
خانیوال: مولانا محمد رمضان
شجاع آباد: قاری نظام الدین
لودھراں: مولانا محمد میاں
ملتان: قاری شبیر احمد
کبیروالہ شہر: صوفی محمد شریف
خانیوال شہر: مولانا عبدالغفور
شجاع آباد شہر: مولانا عبدالحمید
لودھراں شہر: مولانا اللہ بخش

ضلع ملتان کا انتخاب ۱۹؍جولائی ۱۰ بجے صبح مدرسہ قاسم العلوم میں ہوگا۔ ضلع کی مجلس عمومی کے ارکان کو کارڈ دیئے جا رہے ہیں۔

حیدر آباد

جمعیۃ علماء اسلام کی ایک خصوصی میٹنگ واپڈا ہوٹل میں ہوئی جس میں ملک کے موجودہ حالات پر غور و فکر کیا گیا۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔

۱: سابقہ حکومت کے گماشتوں کو تبدیل کیا جائے تاکہ وہ نظام اسلام کی راہ میں حائل نہ ہوں۔

۲: پولیس پر کڑی نظر رکھی جائے رشوت ستانی عام ہو چکی ہے۔ ہمارے یہاں جس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ ۲۴؍۴؍۷۹ کو فرنٹیئر کالونی زیلی پارک میں چاقو زنی کے ملزموں سے پولیس نے من مانی رقم وصول کی ہے۔

۳: فرنٹیئر کالونی زیلی پارک میں پانی کی کمی کو فوری طور پر دور کیا جائے۔ یہاں پرائمری سکول کی اشد ضرورت ہے۔ پرائمری سکول کھولا جائے۔ دو فرلانگ کچی سڑک کو پختہ بنایا جائے۔

۴: کچی آبادیوں کو فوراً الاٹ کرنے کے لیے سروے کیا جائے۔

۵: ہوسٹری میں دینی مدرسہ کے لیے جگہ دی جائے۔

ضلع ساہیوال کا ماہانہ اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ساہیوال کا ماہانہ اجلاس مورخہ ۱۹؍۵؍۷۹ کو ضلعی دفتر گول چوک اوکاڑہ میں بعد از نماز عصر منعقد ہوگا۔ اس میں صوبائی سالار محمد شفیع صاحب بھی شرکت کریں گے۔ حلقوں میں اطلاع بھی بھیج دی گئی ہے۔ کارکنوں سے شرکت کی اپیل ہے۔

حکومت سے وزراء کی واپسی

جمعیۃ علماء اسلام کے ممتاز رہنما اور پاکستان قومی اتحاد ضلع لاڑکانہ کے نائب صدر مولانا علی محمد حقانی نے اپنے بیان میں وزراء کی واپسی کو قومی اتحاد کی صداقت کی علامت قرار دیا ہے مولانا حقانی نے کہا ہے کہ اتحاد کی مخالفت کرنے والے صرف گندی زبان استعمال کر کے عوام کو بیوقوف بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں حالانکہ اتحادی وزراء نے اپنے مختصر دور اقتدار میں عوام کی فلاح و بہبود کے لیے جو سر توڑ کوششیں کی ہیں وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ موصوف نے آخر میں سبکدوش ہو جانے والے اتحادی وزراء کی اعلیٰ کارکردگی کو سراہتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

سلانوالی کا انتخاب

۲۷؍اپریل ۷۹ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی میں زیر صدارت صوفی محمد شفیع صاحب نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی منعقد ہوا تلاوت کلام پاک جناب حافظ قاری محمد ادریس صاحب پانی پتی نے کی۔ اس کے بعد ناظم جمعیۃ سلانوالی جناب حاجی شیخ محمد یامین صاحب نے سابقہ سالوں کی کارکردگی پیش کی۔ جس پر اراکین جمعیۃ علماء اسلام نے اطمینان کا اظہار کیا اور اس اجلاس کے مہمان خصوصی مولانا جلال الدین صاحب، ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا نے جمعیۃ علماء اسلام کی تاریخ پر مفصل روشنی ڈالی۔ جس کے بعد مولانا جلال الدین صاحب کی نگرانی میں جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی کا انتخاب متفقہ طور پر عمل میں لایا گیا۔

صدر	جناب حافظ قاری محمد ادریس صاحب
نائب صدر اول	مرزا حبیب اللہ صاحب
نائب صدر دوم	صوفی محمد شفیع صاحب
نائب صدر سوم	جناب چوہدری عبدالعزیز صاحب کرنانی
نائب صدر چہارم	شیخ محمد اسماعیل صاحب
ناظم اعلیٰ	جناب حاجی محمد ریاض صاحب
نائب ناظم اول	مستری مرزا نصیر الدین صاحب
نائب " دوم	خان عبدالعزیز خان صاحب

سکرٹری اطلاعات و نشریات: جناب قریشی محمد الیاس احمد صاحب۔

خازن: جناب مرزا عبدالرزاق صاحب

ناظم دفتر: محبوب احمد صاحب۔

سالار: جناب حافظ محمد سرور صاحب مقرر ہوئے۔

دعائے مغفرت

جمعیۃ علماء اسلام کا ایک سرگرم کارکن حاجی

محمد حیات کے ماموں زاد بھائی ملک محمد فیروز کھوکھر واصل اجل ہوگئے انا للہ وانا علیہ راجعون مرحوم جمعیۃ طلباء اسلام سے گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ قارئین کرام سے مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبر وجمیل کی توفیق عطاء فرمائے۔ شریک غم مولوی عطاء اللہ، حافظ ثناء اللہ۔

انتخاب ضلع جیکب آباد سندھ

مچھیہی بنڈ وتحصیل کندھ کوٹ

امیر .... مولوی عبدالسبحان صاحب
نائب امیر ... . . مولوی عبدالجبار صاحب
ناظم عمومی ...... خدا بخش صاحب
خزانچی ...... آدم صاحب

غوثپور شاخ تحصیل کندھ کوٹ

امیر ...... مولوی عبدالکریم صاحب
نائب امیر ...... سید محمد شاہ صاحب
ناظم عمومی ...... محمد اسماعیل صاحب دالو
نائب ناظم ...... خیر محمد صاحب
خازن ...... حافظ محمد ہارون صاحب

شہر کشمور تحصیل کشمور

امیر ـــــ میاں غلام نبی صاحب
ناظم عمومی ...... حافظ محمد حسین صاحب
سالار ...... محمد صدیق صاحب

بخشا پور تحصیل کشمور

امیر ...... مولوی جان محمد صاحب
نائب امیر ...... مولوی مولا بخش صاحب
ناظم عمومی ...... محمد پناہ دوسکی
نائب ناظم ...... محمد عیسیٰ صاحب
خازن ...... محمد صلاح
سالار ...... غلام سرور

قریہ چاکر فقیر شیر

امیر ...... حافظ آدم شیر
ناظم عمومی ...... حافظ محمد عثمان شر

قریہ بڈانی تحصیل کشمور

امیر ...... مولوی فیض محمد
نائب امیر ...... حافظ محمد صالح
ناظم عمومی ...... حاجی محمد علی

انتخاب حیدر آباد سائٹ ایریا

حیدر آباد۔ جمعیت علمائے اسلام سائٹ ایریا کا انتخابی اجلاس جناب احمد شاہ صاحب کی صدارت میں واپڈا ہوٹل نیو تھرمل پاور ہاؤس میں ہوا جس میں حافظ محمد طاہر صاحب نے جمعیت کے اغراض و مقاصد بیان کئے بعدہ اس ایریا کا انتخاب عمل میں آیا۔ عہدیدار درجہ ذیل منتخب ہوئے۔

صدر ...... جناب احمد شاہ صاحب (واپڈا)
نائب صدر اول .. جناب عبدالقیوم صاحب (مشتاق ملز)
نائب صدر دوم .. جناب واحد بخش صاحب (ہوزسٹری)
ناظم اعلیٰ ...... جناب محمد غنی صاحب (ڈیلی پارک)
نائب ناظم اول .... جناب خلیل احمد صاحب (ہوزری)
" " دوم .... جناب محمد اشرف صاحب (واپڈا)
سیکرٹری اطلاعات .... فضل الدین صاحب (ہوزسٹری)
خازن .... میر زمان (فرٹیلائزر کالونی)

اجلاس میں قائد اتحاد مولانا مفتی محمود صاحب پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔

میلسی

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل میلسی کے جنرل سیکرٹری اور علاقہ کے فعال سماجی کارکن چوہدری انور علی سفیر نے اپنے بیان میں قومی اتحاد کی حکومت سے واپسی کو بروقت اور صحیح فیصلہ قرار دیا۔ انہوں نے ایک نام نہاد عالم دین ایک پارٹی کے سربراہ کی ملک دشمن پالیسی پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ وہ فرقہ وارانہ فضا کو ابھار کر ملک کو ایک دفعہ پھر کمیونسٹوں اور موقع پرست طبقہ کے حوالہ کرنا چاہتے ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ کی مثبت سیاست سے اتحاد و یگانگت کی فضا کو سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں انہوں نے اسلامیان پاکستان سے دردمندانہ اپیل کی ہے کہ وہ ملک سے فرقہ پرست اور علیحدگی پسند عناصر کے عزائم کو خاک میں ملا دیں۔

اپیل دعائے صحت

جمعیۃ علماء اسلام میاں چنوں کے نائب امیر حافظ حکیم محمد قریشی گزشتہ دنوں دل کا دورہ اور فالج کا حملہ ہوا۔ اب ان کی صحت قدرے ٹھیک ہے۔

گزشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا عبداللہ درخواستی مدظلہ اقبال نگر حافظ صاحب کے مطب پر اقبال نگر بیمار پرسی کیلئے تشریف لائے۔ امیر مرکزیہ نے آپ کی صحت کاملہ کے لیے دعا فرمائی۔ قارئین سے بھی حافظ صاحب کی صحت یابی کی دعا کی اپیل ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام میلسی کے امیر حاجی خادم حسین ملتانی کے والد محترم سخت علیل ہیں۔ قارئین سے دعائے صحت کی اپیل ہے۔

انتخاب جمعیۃ سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ صدر

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ کا انتخابی اجلاس زیر صدارت مفتی عبدالحلیم صاحب منعقد ہوا۔ جس میں نگرانی کے فرائض مولانا محمد یٰسین صاحب ناظم انتخاب جمعیۃ ضلع جھنگ نے ادا کیے۔ مندرجہ ذیل عہدہ داروں کو اتفاق رائے سے منتخب کیا گیا۔

سرپرست میجر مظفر احمد صاحب ایڈووکیٹ
امیر ...... صوفی عبدالسلام صاحب بجرہان
نائب امیر ...... صوفی محمد ادریس صاحب
ناظم اعلیٰ ...... مولانا محمد الیاس صاحب بالاکوٹی
نائب ناظم ...... قاری عبدالرحمٰن صاحب
ناظم نشر واشاعت ... قاری عبدالشکور صاحب ارشد
خازن ...... حاجی محمد علی صاحب
سالار ...... محمد سلیم صاحب

اجلاس میں مولانا حق نواز صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور جمعیۃ کے روشن کردار پہ روشنی ڈالی۔ اجلاس میں اکابرین جمعیۃ حضرت مفتی محمود صاحب حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحب کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ آخر میں اکابرین جمعیۃ اور

طلباء کی سرگرمیاں

جمعیۃ طلباء اسلام کو تنظیمی بنیادوں پر منظم کرنے کیلئے واضح اصول طے کر لئے گئے

لاہور میں جمعیۃ طلباء اسلام کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس ۵ و ۶ مئی کو لاہور میں ہوا جس کی صدارت جناب ابراہیم پراچہ نے کی۔ سب سے پہلے جناب جاوید ابراہیم پراچہ نے مرکزی شوریٰ کے اراکین سے حلف لیا اور بعد میں مختلف نشستوں میں تنظیمی امور زیر بحث آئے اور حسب ذیل امور متفقہ طور پر طے کر لئے گئے۔

مرکزی بیت المال اور آپ۔

مرکزی مجلس شوریٰ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مرکزی بیت المال کو مضبوط بنانے کے لئے دستور کی دفعہ بن۲ کے مطابق ہر مرکزی عہدیدار ۱۰ روپے مرکزی بیت المال کو براہ راست ارسال کرے گا اور اسی طرح مرکزی مجلس عمومی کا ہر رکن اپنا ماہانہ فنڈ مرکزی بیت المال کو براہ راست ارسال کرے گا جو کسی صورت میں ۵ روپے سے کم نہ ہو گا ایسا رکن مجلس عمومی کو جو مسلسل تین ماہ تک چندہ مرکزی دفتر نہیں ارسال کرے گا اس کو نوٹس جاری کیا جائے گا۔ اس صورت میں دستور کی خلاف ورزی کی بنیاد پر اس کی مجلس عمومی کی رکنیت ختم کی جا سکتی ہے۔ علاوہ ازیں مرکزی شوریٰ نے ہر صاحب حیثیت معاون سے اپیل کی ہے کہ وہ رضاکارانہ طور پر مرکزی بیت المال کو مضبوط بنانے کے لئے ماہانہ چندہ بھی ارسال کریں۔

وصولی کا طریق کار

مرکزی مجلس شوریٰ جمعیۃ طلباء اسلام نے مجلس عمومی سے فنڈ کی وصولی پر غور کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر رکن مجلس عمومی کو دفتر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی طرف سے ایک منی آرڈر فارم جاری کیا جائے گا جسے کم سے کم مدت میں پر کر کے اپنا چندہ مرکزی دفتر کو بھیجنا ہو گا۔

نیا نظام - کوپن سکیم

موجودہ رسید بکوں میں عنقریب رد و بدل کیا جائے گا۔ اور مناسب وقت پر پرانی رسید بکوں کو ناقابل استعمال بنا دیا جائے گا۔ اس سے قبل رسید بکوں کے حسابات کی سختی سے جانچ پڑتال کی جائے گی۔ لہذا تمام صوبوں اور ضلعوں کو ھدایت کی گئی کہ وہ اپنے حسابات مکمل کریں اور استعمال شدہ رسید بکیں جمع کر لیں۔

مرکزی شوریٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ مرکزی بیت المال کے لئے پورے ملک میں کوپن سکیم شروع کی جائے گی۔ کوپن سکیم کے تحت جمع شدہ رقم صوبے نصف رقم اپنے استعمال کے لئے رکھیں گے اور نصف رقم مرکزی بیت المال میں جمع ہو گی۔ کوپن سکیم کی تفصیلات طے کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دے دی گئی جس کے اراکین میاں محمد عارف، طارق مسعود اور حافظ اطہر عزیز ہوں گے۔

رکنیت سازی اور منتخب نصاب

مرکزی شوریٰ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جمعیۃ طلباء اسلام کی رکنیت سازی کو جاری کیا جائے گا۔ دستور کے مطابق شرائط رکنیت کی تفصیلات طے کرنے کے لئے ظہیر میر اور محمد ادریس پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے۔ یہ کمیٹی اپنا کام جلد از جلد ختم کر کے رپورٹ مرکزی صدر کو پیش کرے گی۔

تربیتی اجتماعات کا انعقاد

مرکزی شوریٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ حسب سابق تمام صوبوں میں صوبائی سطح پر تربیتی اجتماعات منعقد کئے جائیں گے تا کہ نظام تربیت کو بھی مناسب طریق سے چلایا جا سکے۔ لہذا تمام صوبوں کو ھدایت کی گئی ہے کہ وہ جلد از جلد ماہانہ صوبائی تربیتی

اجتماعات کا آغاز کریں
کالجز کے انتخابات

فیصلہ کیا گیا ہے کہ ملک کے تمام کالجز اور یونیورسٹیوں میں اپنی انفرادی حیثیت سے انتخابات میں حصہ لیا جائے گا۔ انتخابی اتحاد صرف انتخاب کمیٹی کے مشورے سے ہی کیا جا سکے گا۔ اور کالجز اور یونیورسٹیوں کے انتخابات کے وقت ایک انتخاب کمیٹی تشکیل دی جایا کرے گی۔

نظم و ضبط برقرار رہے

تمام ضلعوں اور صوبوں کو ضلعی اور صوبائی سطحوں پر عام اور روایتی جلسوں کے انعقاد کے سلسلے میں مرکز کی طرف سے ہدایت کا پابند ہونا ہوگا۔ کوئی ایسا جلسہ نہیں کیا جا سکے گا جس کا مشورہ مرکز سے نہ لیا گیا ہو۔

مرکزی شوریٰ میں یہ بات نوٹس میں لائی گئی ہے کہ بعض لوگ پریس ریلیز کو لیٹر پیڈ کی جگہ اور لیٹر پیڈ کو اپنے ذاتی خطوط کے لئے استعمال کرتے ہیں مرکزی صدر جناب جاوید ابراہیم پراچہ نے سختی سے ان کو ہدایت کی ہے کہ خبریں صرف پریس ریلیز پر پریس کو ارسال کریں اور لیٹر پیڈ صرف جماعتی اور تنظیمی ضرورتوں میں استعمال کریں۔

شرعی ارکان کی پابندی

جمعیۃ طلباء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ نے تمام معاون ساتھیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ شرعی ارکان کی پابندی کریں اور اس سلسلے میں سستی کا مظاہرہ نہ کریں۔

عزم نو۔ عزم نو کی اشاعت کے اور اس کے ضروری امور کے لئے میاں محمد عارف ظہیر میر اور ظفر لسین بٹ پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔

اعتماد، اعتماد

جمعیۃ طلباء اسلام کی مرکزی شوریٰ نے جمعیۃ طلباء اسلام کے کام کی رفتار پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ جاوید ابراہیم پراچہ اور ندیم اقبال اعوان کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے۔

مایوس نہ ہوں! ہم معذرت کرتے ہیں

جمعیۃ طلباء اسلام کے مرکزی صدر جناب جاوید ابراہیم پراچہ اور ناظم عمومی ندیم اقبال اعوان نے جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے کارکنوں سے معذرت کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ قدرت کے فیصلوں کے سامنے وہ مجبور تھے انہوں نے اپنے دورہ کے انتظامات کرنے والے اضلاع کی کوششوں کو سراہا ہے اور کہا ہے کہ مایوس نہ ہوں حوصلے بلند رکھیں۔ اللہ آپ کو آپ کی کاوش کا صلہ دے۔

معذرتیں اور تقرر

جمعیۃ طلباء اسلام کے مرکزی ناظم جناب محمد الیاس تمنا نے اپنی مشکلات کی بنیاد پر مرکزی عہدے پر کام کرنے سے معذوری ظاہر کی ہے۔ مرکزی شوریٰ نے ان کی مشکلات اور مجبوریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی معذرت کو قبول کر لیا ہے اور محمد الیاس ناظم برائے دفتر امور مقرر کیا گیا ہے۔

حافظ حسین احمد مرکزی ناظم دوئم جمعیت طلباء اسلام نے سرکاری ملازمت کے اختیار کر لینے پر استعفیٰ دے دیا ہے استعفیٰ بھی منظور کر لیا گیا ہے۔ نئے ناظم کا تقرر عنقریب کر دیا جائے گا۔

خراج تحسین

جمعیت طلباء اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ نے عزم نو اسلامی نظام تعلیم نمبر کی اشاعت پر خوشی کا اظہار کیا گیا اور عزم نو کے مدیر جناب ڈاکٹر منظور احمد جاوید کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔

جاوید پراچہ اور ندیم اقبال اعوان سندھ اور بلوچستان جائیں گے

جمعیت طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی صدر جاوید ابراہیم پراچہ اور ناظم عمومی ندیم اقبال اعوان ۱۶ مئی کو بذریعہ کوئٹہ ایکسپریس تین روزہ دورے پر بلوچستان روانہ ہوں گے۔ اور ۱۷ مئی سے جیکب آباد سے سکھر ڈویژن کا دورہ کریں گے۔

صوبہ سرحد اور بلوچستان کے صدر اور جنرل سیکرٹری متوجہ ہوں۔
جمعیت طلباء اسلام پاکستان کی معاونت سازی کی فیس اور کاپیاں ہیں دن کے اندر اندر مرکزی دفتر ارسال کر دیں

عزم نو اسلامی نظام تعلیم نمبر

چھپ چکا ہے اور فیصلہ کیا ہے کہ ہر سالانہ خریدار کو نصف قیمت پر پرچہ ارسال کیا جائے گا لہٰذا ۱۶/۱ روپے بطور نصف قیمت ارسال کر کے اپنا پرچہ مرکزی دفتر

دار العلوم اور مسائل

اس عنوان کے تحت ہم روزمرہ کے مسائل پر مراسلات شائع کرتے ہیں۔ ایڈیٹر کے نام خطوط خوشخط مع مختصر اور صفحہ کے ایک جانب تحریر ہونے چاہئیں۔ ایسے مراسلے شامل اشاعت نہیں ہوں گے جو کاغذ کے ہر دو اطراف طویل اور جن پر مراسلہ نگار کا مکمل پتہ نہیں ہوگا۔ مراسلات اس پتہ پر بھیجیں: شعبہ دار العلوم و مسائل ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک گمٹی محلہ لاہور

عنایت اللہ گنڈا پور کا محاسبہ کیا جائے

آپ کے رسالے کی وساطت سے حکام بالا کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ پیپلز پارٹی کے دیگر افراد کی طرح عنایت اللہ گنڈا پور سابق وزیر اعلیٰ سرحد کا بھی محاسبہ کیا جائے موصوف نے اپنے دورِ وزارت میں اپنے مخالفین پر جو ظلم کئے وہ ایک لمبی داستان ہے۔ وزارت کا نشہ وزات کے بعد بھی ویسا ہی رہا اور اپنے سیاسی مخالفین کو گوناگوں تکالیف پہنچاتا رہا وزارت کے بعد کم از کم ۸ آٹھ قتل کئے۔ بھٹو دور میں پیپلز پارٹی کے افراد کو کون سزا دے سکتا تھا۔ چند دن جیل میں رہنے کے بعد رہا ہوا اور فوراً غریب عوام کو ایذائیں دینے لگا۔ بھٹو دور ختم ہوا لیکن اس عادی مجرم کو کسی قسم کی سزا نہیں دی جا سکی امید ہے حکام ہمارے اس مطالبہ پر ضرور توجہ فرمائیں گے۔

اھالیان درابن کلاں۔ ڈی آئی خان

اسلامی حدود پر عمل کرایا جائے

ہفت روزہ ترجمان کی وساطت سے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق سے گذارش ہے کہ جو چند اسلامی قوانین بارہ ربیع الاول کو نافذ کئے گئے ہیں ایک بہت اچھا اقدام ہے لیکن افسوس کہ اس پر عمل نہیں کیا گیا جنرل صاحب سے گذارش ہے کہ ان حدود پر عمل کرایا جائے ورنہ یہ نظام ایک مذاق بن کر رہ جائے گا۔ میں صدر پاکستان سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ اسلامی سزا کی ابتدا اس ظالم نام نادر پیر سے کی جائے جو ایک بارہ سالہ بچی سے زیادتی کرتے ہوئے پکڑا گیا ہے۔

فضل الرحمان نعیم۔ لنڈا بازار لاہور

بلوچستان کو ترقی دی جائے

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ماضی کی تمام حکومتوں نے بلوچستان میں ظلم و ستم اور ناانصافی کو فروغ دیا۔ اور صوبے کی تعمیر و ترقی کے لئے کچھ نہیں کیا بلوچستان سے نکلنے والی گیس سے صوبے کے عوام ابھی تک محروم ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور ناانصافی کیا ہو سکتی ہے۔ کہ معدنیات سے مالا مال صوبے کے لوگ مزدوری کے لئے سندھ اور پنجاب جاتے ہیں۔

صدر مملکت سے اپیل ہے کہ بلوچستان کے لوگوں کو بنیادی سہولتیں فراہم کی جاویں صوبے کو ترقی دی جاوے اور عوام کو روزگار کے مواقع فراہم کئے جاویں۔

عبد المبین شاہ بخاری معرفت
عبد اللہ جان دکاندار قندھاری
بازار ژوب بلوچستان

بچے تعلیم سے محروم ہیں

میں آپ کے موقر ہفت روزہ کے ذریعے مارشل لاء حکام اور محکمہ تعلیم کی توجہ اپنے علاقے گراس منڈی اور گلنار کالونی کے بچوں کی طرف دلوانا چاہتا ہوں ایک طرف ملک میں بچوں کا عالمی سال منایا جا رہا ہے اور بچوں کے لئے بڑے بڑے پروگرام ترتیب دیئے جا رہے ہیں تو دوسری طرف وہ اپنے بنیادی حق سے محروم نظر آتے ہیں ہمارے علاقے زیادہ آبادی ہونے کے باوجود بچوں کا ایک بھی سکول نہیں ہے جس کی وجہ سے بچے زیور تعلیم سے محروم ہیں۔ کیا بچوں کے عالمی سال کے تقاضے یہی ہیں۔ ان کے مستقبل کی ذمہ داری کس پر عائد ہوگی؟

علاقے کے ارد گرد الیف جی سکولز ہیں جن میں صرف فوجیوں کے بچوں کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ ان حالات کی بنا پر میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ گراس منڈی میں لڑکوں کے لئے پرائمری سکول قائم کیا جائے یا الیف جی سکولز میں ہی گراس منڈی کے غیر فوجی بچوں کو داخلہ دیا جائے۔

جماعت علی قریشی۔
صدر ینگ انجمن فلاح بہبود (رجسٹرڈ)
گراس منڈی ملتان چھاؤنی۔

شیطانی کام بند کئے جائیں

مکرمی راولپنڈی کے گنجان علاقے راجہ بازار میں آتشبازی کے ایک زبردست دھماکے سے چالیس افراد لقمہ اجل بنے اور بے شمار زخمی ہوئے۔ اور ایسا ہی ایک واقعہ پچھلے دنوں لاہور کے گمٹی بازار میں ہوا جس سے زبردست جانی و مالی نقصان ہوا تھا۔

ان واقعات سے عوام کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اب جب کہ ہمارے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان ہو چکا ہے۔ ان شیطانی کاموں کو بھی بند کیا جانا چاہیے

آتش بازی اور پتنگ بازی ایسی لعنتوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے آرڈیننس جاری کیا جائے یا مارشل لاء آرڈر جاری کیا جائے

ان پر مکمل پابندی لگا دینے سے قومی سرمایہ کے ضیاع کی روک تھام ہو جانے کے علاوہ زر مبادلہ بھی بچے گا۔ اور قیمتی جانیں بھی ضائع نہ ہوں گی۔

محمد امین عابد
اتحاد ٹمبر سٹور نیو ٹمبر مارکیٹ راجباروڈ
فیصل آباد

حکومت ڈیرہ کے مسائل پر توجہ دے

آپ موقر جریدے کی وساطت سے حکام بالا کی توجہ ڈیرہ اسماعیل خان کے پسماندہ علاقہ درابن کلاں کی زبوں حالی کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ گذشتہ سال کی بارشوں اور سیلابوں کی وجہ سے ڈیرہ درابن روڈ بالکل معطل ہو چکا تھا جس کا تدارک آج نہیں ہو سکا۔ تھوڑی سی بارش سے روڈ خراب ہونے کی وجہ سے بند ہو جاتا ہے سواریوں کو بیس بیس میل پیدل سفر کرنا پڑتا ہے حکام کو بارہا مطلع کیا جاتا ہے لیکن نہ جانے ہماری آہ بکا ہر بار صدا بصحرا کیوں ثابت ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے قسم قسم کے شبہات بھی پیدا ہونے لگتے ہیں یاد رہے کہ ہمارے یہاں ہر محکمہ کا یہی حال ہے بجلی پانچ پانچ یوم تک نہیں آتی کوئی سنتا ہی نہیں پینے کا پانی کا یہ حال ہے کہ ہفتہ ہفتہ بورنگ بند رہتا ہے اور لوگوں کو میل میل سے پانی لانا پڑتا ہے میں آپ کے رسالے کی وساطت سے حکام بالا سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ مہربانی فرما کر اس علاقہ کے لوگوں کو کم از کم انسان سمجھ کر انسانوں کی سی زندگی گذارنے کے لئے انسانی حقوق جلد فراہم کئے جائیں امید ہے حکام میری اس درخواست پر توجہ ضرور فرمائیں گیں۔

قاضی خلیل احمد جنرل سیکرٹری
شیخ الہند سوسائٹی درابن کلاں ڈی جی خان

پاکستان سے فحاشی کا مکمل خاتمہ کیا جائے

پاکستان ایسے اسلامی ملک میں عورت کو وہی مقام ملنا چاہیئے جو اسلام نے دیا ہے اسلام میں عریانی فحاشی کی کوئی گنجائش نہیں لیکن یہاں معاملہ برعکس نظر آتا ہے مغربی تہذیب سے مرعوب خواتین بازار اور گلی کوچوں میں مغربی عریاں لباس میں ملبوس سادہ لوح معاشرہ بگاڑنے کے لئے آزادئ نسواں کا حسین نام لے کر عریانی کا درس دیتی پھرتی ہیں اب تو سکول کی بعض کاپیوں پر بھی عورت کا عریاں فوٹو دکھائی دیتا ہے۔ ہم جنرل ضیاء الحق سے دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ عریانی فحاشی کا مکمل انسداد کیا جائے نیز عریان فوٹو کھینچنے پر پابندی عائد کر کے عورت کو صحیح اسلامی مقام دیا جائے۔

ہم مولانا قاضی خادم محمد صاحب امیر جمعیت علماء اسلام درابن کلاں کے تشکر گذار ہیں کہ ان کی مسلسل جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ حکومت نے درابن کلاں ڈیرہ کے میلہ میں ہر قسم کی بے حیائی پر پابندی عائد کی اور ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیشہ کے لئے اس میلہ کو قانوناً بند کر دیا جائے نیز ہم جنرل ضیاء صاحب سے یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ نماز کے لئے سخت آرڈیننس جاری کیا جائے اور ترکِ صلوٰۃ قانوناً جرم قرار دیا جائے۔

مظہر جان آزاد وانیس الرحمان محلہ
بختیار درابن کلاں۔ ڈی آئی خان۔

ملک سے علاقائی تعصبات، فرقہ وارانہ کشیدگی اور
باطل نظریات کے خاتمہ کے لیے اکابر جمعیت حضرت
عبداللہ درخواستی اور مفکر اسلام مولانا **مفتی محمود** مدظلہ
سے عملی تعاون کریں
ہم ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ پر صدر پاکستان

جنرل ضیاء الحق مولانا **مفتی محمود** مدظلہ
کو
دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

حکیم حاجی **حبیب احمد** امیر جمعیۃ علماء اسلام
کہروڑ پکا ضلع ملتان

ملک میں اسلامی نظام کے مکمل نفاذ کے لیے فرقہ واریت
اور صوبہ پرستی اور لادینی عناصر کا خاتمہ ضروری ہے
ان تمام عناصر کو ناکام بنانے کے لیے اکابر جمعیت حضرت
مولانا **عبداللہ درخواستی** مدظلہ مفکر اسلام حضرت مولانا **مفتی محمود** مدظلہ
سے مکمل تعاون کریں

ہم ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ پر اکابر جمعیت اور

صدر پاکستان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں

حاجی حبیب الرحمٰن ونجارا **حاجی اللہ وسایا**

آئرن اینڈ جنرل مرچنٹ جناح بازار کہروڑ پکا ضلع ملتان

ملک سے تمام برائیوں کے خاتمہ کے لئے مکمل
اسلامی نظام کے نفاذ کی ضرورت ہے
ہم اہل پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ اس مقصد کیلئے
قومی اتحاد کے رہنماؤں سے دامے درمے سخنے قدمے تعاون کریں
ہم مفکر اسلام حضرت مولانا **مفتی محمود** مدظلہ
صدر پاکستان جنرل **ضیاء الحق** کو
ملک میں اسلامی نظام کے احیاء کے سلسلہ میں اعلان
بارہ ربیع الاول پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

چوہدری محمد یامین

ٹمبر ڈیلر و لیم سروس ملتان روڈ ٹبہ سلطان پورہ ضلع وہاڑی

ملک میں

مکمل اسلامی نظام

کے نفاذ کے لئے اپنی صفوں میں اتحاد برقرار
رکھیئے تاکہ اس سرزمین سے افلاس، جہالت،
بے راہ روی، علاقائی فرقہ وارانہ منافرت کا
قلع قمع کیا جاسکے۔ ہم مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ
کو قوم کی ہر مشکل اور کڑے وقت پر صحیح رہنمائی
پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

ملک غلام رسول ملتانی ٹرانسپورٹر
میلسی ضلع وہاڑی